رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۵

ٹیلیفون نمبر ۹۱

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

اللہ اکبر

الفضل قادیان

روزنامہ

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ الفضل قادیان

شرح چندہ پیشگی

سالانہ

ششماہی

سہ ماہی

THE DAILY
ALFAZL, QADIAIN.

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہندوستان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۲۵ | ۲۶ ربیع الثانی سنہ ۱۳۵۶ھ | یوم سہ شنبہ | مطابق ۶ جولائی سنہ ۱۹۳۷ء | نمبر ۱۵۵

مدینۃ المسیح

قادیان ۴ جولائی۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے:۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بدستور انگزیما کے باعث علیل ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا فرماتے رہیں:۔

حضرت مفتی محمد صادق صاحب کو چند روز کے آرام کے بعد آج پھر پیشاب کی تکلیف کا دورہ ہو گیا۔ اور ساتھ ہی زکام تبخیر اور گلے میں خراش کی بھی تکلیف ہے۔ دعائے صحت کی جائے:۔

نظارت بیت المال کی طرف سے سید محمد لطیف صاحب ضلع سیالکوٹ کے دورہ پر بھیجے گئے:۔

خاں صاحب منشی برکت علی صاحب نائب ناظر نظارت علیا و بیت المال رخصت پر شملہ گئے ہوئے ہیں:۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

بعض بدقسمت افراد کی یہودا اسکریوطی سے مماثلت

میر عباس علی لدھیانوی کے ارتداد کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی جماعت کو مخاطب کر کے تحریر فرماتے ہیں:۔

"خدا تعالیٰ سے ڈرو۔ اور ہمیشہ دعا کرتے رہو۔ کہ وہ محض اپنے فضل سے تمہارے دلوں کو حق پر قائم رکھے۔ اور لغزش سے بچائے۔ اپنی استقامتوں پر بھروسہ مت کرو۔ استقامت میں کوئی فاروق رضی اللہ عنہ سے کیا بڑھ کر ہوگا جن کو ایک ساعت کے لئے ابتلا پیش آگیا تھا۔ اور اگر خدا تعالیٰ کا ہاتھ ان کو نہ تھامتا۔ تو خدا جانے کیا حالت ہو جاتی مجھے اگرچہ میر عباس علی صاحب کی لغزش سے رنج بہت ہوا لیکن پھر میں دیکھتا ہوں۔ کہ جبکہ میں حضرت مسیح علیہ السلام کے نمونہ پر آیا ہوں۔ تو یہ بھی ضرور تھا۔ کہ میرے بعض مدعیان اخلاص کے واقعات میں بھی وہ نمونہ ظاہر ہوتا۔ یہ بات ظاہر ہے۔ کہ حضرت مسیح علیہ السلام کے بعض خاص دوست جو ان کے ہم نوالہ و ہم پیالہ تھے۔ جن کی تعریف میں وحی الٰہی بھی ہوگئی تھی۔ آخر حضرت مسیح سے منحرف ہوگئے تھے۔ یہودا اسکریوطی کیسا گہرا دوست حضرت مسیح کا تھا۔ جو اکثر ایک ہی پیالہ میں حضرت مسیح کے ساتھ کھاتا اور بڑے پیار کا دم مارتا تھا۔ جس کو بہشت کے بارھویں تخت کی خوشخبری بھی دی گئی تھی۔ اور میاں پطرس کیسے بزرگ حواری تھے جن کی نسبت حضرت مسیح نے فرمایا تھا۔ کہ آسمان کی کنجیاں ان کے ہاتھ میں ہیں۔ جن کو چاہیں بہشت میں داخل کریں اور جن کو چاہیں نہ کریں۔ لیکن آخر میاں صاحب موصوف نے جو کرتوت دکھائی۔ وہ انجیل پڑھنے والوں پر ظاہر ہے۔ کہ حضرت مسیح کے سامنے کھڑے ہو کر۔ اور ان کی طرف اشارہ کر کے نعوذ باللہ بلند آواز سے کہا۔ کہ میں اس شخص پر لعنت بھیجتا ہوں۔" (مکتوبات احمدیہ جلد اول صفحہ ۱۲)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی صداقت کے اظہار کے لئے

حلقہ مسجد مبارک کے احمدی احباب کا جلسہ

قادیان ۴ جولائی۔ آج بعد نماز مغرب حلقہ مسجد مبارک کے احمدی احباب کا جلسہ مسجد مبارک سے متصل احاطہ مرزا گل محمد صاحب میں زیر صدارت حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب منعقد ہوا۔ سب سے پہلے حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب نے نہائت ایمان افزا تقریر فرمائی۔ جس میں وہ وجوہ بیان کیں۔ جو شیخ مصری اور فخر الدین ملتانی کے اخراج کا موجب ہوئیں۔ اور پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات سے ثابت کیا۔ کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے حق پر ہونے کی شہادت خود خدا تعالےٰ دے چکا ہے۔ اب اگر آپ پر کوئی حرف لاتا ہے۔ اور آپ کا انکار کرتا ہے۔ تو یہ اس کے اپنے قلب کی غلاظت اور گندگی کا نتیجہ ہے۔ یہ تقریر انشاء اللہ مفصل شائع کی جائے گی۔

پھر ابو العطاء مولوی اللہ دتا صاحب جالندھری نے مختصر مگر نہائت مدلل تقریر کی۔ جس میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صداقت کی ایک ناقابل تردید دلیل پیش کرتے ہوئے کہا۔ اللہ تعالےٰ نے خلیفہ کا کام تمکین دین رکھا ہے۔ ادھر شیخ مصری ابھی تک یہ مانتے ہیں کہ عقائد وہی درست ہیں۔ جو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے ہیں۔ اور جن پر حضور نے لاکھوں انسانوں کو باوجود شدید مخالفت کے قائم کر دیا ہے۔ مثلاً نبوت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مسئلہ ہے پس جبکہ شیخ مصری بھی یہ مانتے ہیں۔ کہ صحیح عقائد وہی ہیں۔ جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے قائم کئے۔ اور آپ کے خلاف عقائد رکھنے والے غلط عقائد رکھتے ہیں۔ تو پھر آپ کے خلیفہ برحق ہونے میں کیا شبہ رہ جاتا ہے۔ یہ تقریر بھی انشاء اللہ تعالےٰ مفصل شائع کی جائے گی۔

ان کے بعد حضرت میر محمد اسحاق صاحب نے تقریر کی۔ جس میں بیان کیا۔ کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی ہر حیثیت سے صداقت ثابت ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اولاد ہونے پسر موعود ہونے اور خلیفۃ المسیح ہونے کے لحاظ سے صداقت ثابت فرمائی تقریر نہائت ہی دلچسپ تھی۔ جو انشاء اللہ مفصل شائع کی جائے گی۔

آخر میں مولوی ظہور حسین صاحب نے مختصر تقریر کی۔ اور حسب ذیل قرارداد جو خلیفہ صلاح الدین صاحب نے پیش کی باتفاق پاس ہوئی۔ اور جلسہ گیارہ بجے کے قریب دعا پر ختم ہوا۔

ہم ساکنان حلقہ مسجد مبارک خلافت حقہ اور نظام سلسلہ عالیہ کے ساتھ خلوص دل سے وابستگی کا اظہار کرتے ہیں۔ اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات کا صحیح مصداق یقین کرتے ہیں۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں اپنی عقیدت اور جذبۂ جاں نثاری پیش کرتے ہوئے حضور کو یقین دلاتے ہیں۔ کہ ہم خلافت کے وقار کی حفاظت کے لئے ہر قربانی کرنے کے لئے تیار ہیں۔ نیز ہم اس بات پر خوشی کا اظہار کرتے ہیں۔ کہ حضرت م

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۲۹ جون ۱۹۳۷ء تک بیعت کرنیوالوں کے نام

ذیل کے اصحاب دستی اور بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے۔

بیعت بذریعہ خطوط

۴۸۰	قریشی عبد المجید صاحب ضلع ہوشیارپور
۴۸۱	سید عبد الحمید صاحب ضلع نوابشاہ سندھ
۴۸۲	محمد حنیف صاحب " میرپور خاص
۴۸۳	یار محمد خانصاحب " ڈیرہ غازیخاں
۴۸۴	مسماۃ گوہرے صاحبہ "
۴۸۵	رمضان خانصاحب "
۴۸۶	رحیم بخش صاحب "
۴۸۷	رقیہ بیگم صاحبہ ریاست پٹیالہ
۴۸۸	عزیزہ بیگم صاحبہ جیسند
۴۸۹	عمر الدین صاحب ضلع جالندھر

دستی بیعت

۴۹۰	محمد حیات صاحب ضلع سیالکوٹ
۴۹۱	نواب احمد صاحب " گوجرانوالہ
۴۹۲	محمد الدین صاحب " گورداسپور

احمدی احباب سے ضروری التماس

معلوم ہوا ہے کہ موجودہ فتنہ پرداز اپنے بعض اشتہار باہر کے شہروں میں پہلے تقسیم کر دیتے ہیں۔ قادیان میں یا تو دیر سے شائع کرتے ہیں۔ یا اس کی عام اشاعت نہیں کرنا چاہتے۔ اس لئے احباب جماعت کا فرض ہے۔ کہ جب کسی جگہ ان لوگوں سے کی طرف سے کوئی اشتہار شائع ہو۔ اس کی کم از کم دو کاپیاں خاکسار کو ارسال فرمائیں۔ اور یہ خیال ہرگز نہ کریں۔ کہ یہ اشتہار تو پہونچ ہی چکا ہوگا۔

خاکسار ابو العطاء جالندھری قادیان

[...]امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ نے عبد الرحمٰن مصری اور فخر الدین ملتانی ایسے فتنہ پرداز اور منافق طبع لوگوں کو جماعت سے خارج کر دیا ہے۔ اس کے ساتھ ہی ہم ان منافقین کے ناپاک پراپگنڈا کی پُرزور مذمت کرتے ہیں۔ اور بتا دینا چاہتے ہیں۔ کہ جماعت احمدیہ کا کوئی فرد ایسے گندے خیالات کے خلاف نفرت و حقارت کا اظہار کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ ہم فتنہ پرداز منافقین کے ادعائے اثر و رسوخ کے متعلق پورے یقین سے کہتے ہیں کہ یہ ان کی کمینہ بڑ ہے۔ اور یہ جھوٹا دعوے کر کے انہوں نے اپنی فتنہ پردازی اور بدباطنی کا ایک اور ثبوت دیا ہے۔

درخواستہائے دعا

(۱) میرے والد مولوی نیاز محمد صاحب کو ابھی تک آرام نہیں آیا۔ علاوہ ازیں میرے چند رشتہ دار سخت بیمار ہیں۔ میرے بھائی ڈاکٹر عطاء اللہ صاحب نے سروس کے لئے درخواست دی ہوئی ہے۔ احباب سب کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار برکت اللہ خان کوئٹہ (۲) خاکسار کی لڑکی بعارضہ ہسٹیریا بیمار ہے۔ احباب دعائے صحت کریں۔ خاکسار بقاء اللہ شوز مرچنٹ بھوپال (۳) لطف الرحمٰن ابن مولانا عبد الرحیم صاحب درد امام مسجد احمدیہ لنڈن چند دنوں سے بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست [illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۲۶ ربیع الثانی ۱۳۵۶ھ

ریاست کشمیر میں گائے ذبح کرنے کی سزا

ریاست جموں وکشمیر میں جو آبادی کے لحاظ سے اسلامی ریاست کہلانے کی مستحق ہے۔ اور جہاں کی حکومت کا اولین فرض ہے۔ کہ اپنی مسلمان رعایا کو مذہبی۔ سیاسی اور معاشرتی لحاظ سے ممکن آسانیاں۔ اور سہولتیں بہم پہنچائے۔ دقیانوسی زمانہ کے بعض ایسے قوانین رائج ہیں۔ جو موجودہ تہذیب وتمدن کی روشنی میں نہایت ہی بھیانک نظر آتے ہیں۔ اور مسلمانوں کے لئے بہت بڑی مصیبت بنے ہوئے ہیں ایسے ہی قوانین میں سے ایک یہ ہے۔ کہ جن لوگوں پر گائے ذبح کرنے کا الزام لگایا جائے۔ اور یہ الزام ریاستی عدالتوں میں پایۂ ثبوت کو پہونچ جائے جو مسلمانوں کی جہالت اور غربت اور ریاستی حکام کے تشدد اور ظلم کی وجہ سے بآسانی پہونچ جاتا ہے۔ تو ملزموں کو جن کی خواہ کتنی ہی تعداد ہو۔ ایسی ہی سخت سزائیں دی جاتی ہیں جیسی کسی انسان کے قاتل کو۔ چنانچہ حال میں چند ایک مسلمانوں کو گائے ذبح کرنے کے جرم میں سشن جج جموں نے ریاستی قانون کے ماتحت سات سات سال قید کی سزا دی۔

نہ معلوم ملزموں کو یہ جانتے ہوئے کہ ریاست میں اس جرم کی سزا انتہائی طور پر سخت دی جاتی ہے اور اس کی ہزار ہا مثالیں موجود ہیں۔ یہ جرأت کیونکر ہوئی۔ کہ اس فیصلہ کے خلاف ریاست کے ہائی کورٹ میں اس سے اپیل کریں۔ کہ ان کی سزا کم کی جائے۔ معلوم ہوتا ہے۔ قدرت نے ان کو اس بات کی ہمت دلائی اور ادھر ہائی کورٹ کے فاضل ججوں کے دل میں ڈالا۔ کہ وہ اس بارے میں سابقہ روایات کی بجائے عدل وانصاف کو قائم کریں۔ چنانچہ ہائیکورٹ کے فاضل چیف جسٹس خان بہادر شیخ عبدالقیوم صاحب۔ اور فاضل جج جانکی ناتھ صاحب نے اپیل کا فیصلہ سناتے ہوئے تینوں ملزموں کی سزا کو سات سات سال کی بجائے ایک ایک سال کردیا۔ اور اس طرح مثال قائم کردی۔ کہ ریاست کا گائے ذبح کرنے کو جرم قرار دینا زیادہ سے زیادہ ایک سال قید کی سزا کا مستوجب بناتا ہے۔

چونکہ گائے کا گوشت استعمال کرنا مسلمانوں کے لئے اسی طرح جائز ہے۔ جس طرح ہندوؤں کے لئے بکرے وغیرہ کا استعمال کرنا۔ اور ایسا گوشت بڑی آزادی کے ساتھ بازاروں میں بکتا۔ اور کھلم کھلا کھایا جاتا ہے۔ اس لئے مسلمانوں کو بھی آزادی ہونی چاہیئے کہ گائے کا گوشت استعمال کرسکیں البتہ جہاں تک ممکن ہو۔ پوشیدہ طور پر کریں۔ اور قطعاً کوئی ایسی حرکت نہ کریں جو کسی کی دل آزاری کا باعث ہو۔ لیکن اگر ریاست فی الحال اس کے لئے تیار نہیں۔ تو کم از کم اُسے اتنا تو ضرور کرنا چاہیئے۔ کہ جو لوگ اپنی غربت اور افلاس سے تنگ آکر محض اپنا پیٹ بھرنے اور رشتۂ حیات قائم رکھنے کے لئے کبھی نہایت ہی پوشیدہ طور پر گائے ذبح کرلیں۔ تو ان کو اس قدر سخت سزا نہ دی جائے۔ جس کے ساتھ "جرم" کو کوئی نسبت ہی نہیں۔ ان حالات میں ریاست کے ہائی کورٹ کے فاضل ججوں نے جو فیصلہ دیا ہے۔ وہ اس قابل ہے۔ کہ انہیں مبارکباد دی جائے اور توقع رکھی جائے۔ کہ آئندہ ماتحت عدالتیں اس فیصلہ کو خاص طور پر اپنے مدنظر رکھیں گی۔

ہندو اخبارات کے بیانات کے ماتحت فاضل ججان نے لکھا ہے:۔
"چونکہ ملزمان نے یہ جرم رات کے وقت کیا۔ اور اس سے کسی کی دل آزاری نہیں ہوئی۔ اس لئے سزا بجائے سات سال کے ایک ایک سال میں تبدیل کی جاتی ہے"
ادھر یہی اخبارات یہ لکھ رہے ہیں کہ "جہاں تک ہماری واقفیت کا تعلق ہے۔ اس قسم کے جس قدر بھی اتفاقات ریاست میں ہوتے ہیں۔ وہ رات کے وقت اور درپردہ ہوتے رہے ہیں"

جب صورت حالات یہ ہے۔ تو پھر کوئی وجہ نہیں۔ کہ تمام ماتحت عدالتیں اس کا خیال نہ رکھیں۔ اور اگر یہ ثابت ہوجائے۔ کہ ملزموں نے اپنی طرف سے ہر ممکن احتیاط کی تھی۔ کہ اس بات کی اطلاع ہندوؤں تک نہ پہونچے۔ مگر بعض لوگوں نے یا پولیس نے خواہ مخواہ کھوج لگاکر اور تجسس کرکے اس واقعہ کو شہرت دی۔ اور عدالتوں تک پہونچایا۔ تو سزا میں اور بھی کمی کردینی چاہیئے۔

ہندو خواہ مخواہ اس فیصلہ کے خلاف شور مچا رہے ہیں۔ حالانکہ فیصلہ دینے والے ایک ہندو جج بھی ہیں۔ اور وہ اس بارے میں ہندو احساسات کا بہترین اندازہ لگاسکتے ہیں۔ سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ ریاستی حدود سے باہر گائیں ذبح کرنے سے اگر ریاستی ہندوؤں کا کچھ نہیں بگڑتا۔ اور نہ غیر ریاستی ہندوؤں کا کچھ۔ تو ریاست میں نہایت پوشیدہ طور پر گائے ذبح کرلینے سے ان کا کیا حرج ہوتا ہے۔

بات اصل میں یہ ہے۔ کہ جہاں ہندوؤں کی حکومت ہو۔ یا جہاں ہندوؤں کی کثرت ہو۔ وہاں گائے کے احترام کے متعلق ان کے جذبات بے حد نازک ہوجاتے ہیں۔ لیکن جہاں اس کے خلاف ہو۔ وہاں سب کچھ برداشت کرلیتے ہیں۔ مگر یہ طریق عمل چونکہ عدل وانصاف کے صریح خلاف ہے۔ اس لئے عادل اور منصف حکام کا فرض ہے۔ کہ ہندوؤں کو سکھائیں۔ کہ وہ خواہ مخواہ دوسروں کے گلے نہ پڑیں۔ یہ صورت حالات زیادہ دیر تک قائم نہیں رہ سکتی۔ اور اس کا لازمی نتیجہ یہ ہے۔ کہ آپس کے تعلقات کبھی خوشگوار اور دوستانہ نہیں ہوسکتے۔

مسلمانوں کا تصفیۂ حقوق کا مطالبہ

ہندوؤں کے نزدیک مسلمانان پنجاب کا ناقابل معافی جرم یہ ہے۔ کہ "یہ چھپن اور چھپن فیصدی والے (مسلمان) ۲۳ فیصدی والوں اور ۳۰ فیصدی والوں یعنی ہندوؤں اور سکھوں کی جدوجہد آزادی میں اس لئے شامل نہیں ہوتے۔ کہ کہیں آزاد ہوجانے کے بعد ان کے حقوق دبا نہ لئے جائیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ اس جدوجہد میں شامل ہونے کی دعوت دینے سے پہلے ان کے حقوق کا تصفیہ کردیا جائے تاکہ بعد میں ہندو یا سکھ ان کے حقوق کو غصب نہ کرلیں"

اگر کوئی اپنے حقوق کا تصفیہ چاہتا ہے نہ کہ کسی قسم کی رعایت۔ تو اس میں حرج ہی کیا ہے۔ کیا تصفیۂ حقوق پر ہندوؤں کا آمادہ نہ ہونا بجائیکہ ہندوستان میں مجموعی طور پر ان کی بہت بڑی اکثریت ہے۔ اس شک کو یقین تک

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور مخلصین جماعت کے اخلاص نامے

سب کچھ قربان کرنے کے لئے تیار ہیں

سیدنا وامامنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

اخبار میں شیخ عبدالرحمٰن مصری اور فخرالدین ملتانی کے حالات پڑھ کر افسوس ہوا۔ جب انسان شرافت اور تقویٰ سے باہر ہوجاتا ہے۔ تو پھر اس کا کوئی ٹھکانا نہیں رہتا۔

میرے پیارے آقا! خدا تعالیٰ آپ کو ہمارے سروں پر دیر تک قائم رکھے۔ ان کی بکواس ہمارے دلوں پر کوئی اثر نہیں ڈال سکتی۔ میں اپنے حلقہ کا امیر ہونے کی حیثیت سے حضور کی خدمت میں بڑے ادب سے عرض کرتا ہوں۔ کہ اپنا جان و مال سب کچھ آپ پر قربان کردینا ہمارے لئے بالکل آسان ہے ؛

آپ کا ادنیٰ غلام۔ عبداللہ خان

امیر جماعت احمدیہ حلقہ واتہ زید کا ضلع سیالکوٹ

احرار اور منافقین

سیدی و مرشدی!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

حضور نے حال ہی میں ایک خطبہ جمعہ میں دعا فرمائی تھی۔ کہ یا تو منافقین کو اللہ تعالیٰ ہدایت نصیب کرے یا ان کو جماعت سے کاٹ دے سو الحمد للہ کہ حضور کی دعا قبول ہوگئی۔ اور دو منافقین تو جماعت سے نکل گئے، دوسرے منافقین کو اللہ تعالیٰ ہدایت دے۔ کہ وہ اپنی عاقبت نہ خراب کریں ؛

ان دونوں پر تو حضور کے اس قدر احسانات تھے۔ کہ یہ اگر ساری عمر بھی شکر ادا کرتے رہتے تو ادا نہ کرسکتے۔ مگر شامت اعمال نے ان کو کہاں سے کہاں جا گرایا۔ یہ تو دل خوش کرنے کی بات ہے۔ کہ ان کو یہ زعم ہے۔ کہ ان کا جماعت پر بہت اثر ہے۔ حالانکہ قطعاً نہیں۔ جن کا اثر تھا وہ کچھ نہ کرسکے یعنی پیغامی ڈاکٹر محمد حسین نے ۱۹۱۴ء میں مجھے مخاطب کرتے ہوئے ہاتھ پر پھونک مار کر کہا تھا۔ کہ ہم تم لوگوں کو اس طرح پھونکوں سے اڑا دینگے میں نے کہا زندگی رہی تو دیکھ لینا کہ پھونکیں مارنے والوں کا کیا حشر ہوتا ہے۔ کفار مکہ بھی اسلام کو پھونکوں سے ہی اڑانا چاہتے تھے۔ مگر ان کا کیا حشر ہوا۔ وہی آپ لوگوں کا ہوتا ہے۔

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جن منافقین سلسلہ نے گورنمنٹ اور احرار کو سبز باغ دکھائے تھے۔ اور غالباً انہی کی دعوت پر قادیان پر حملہ بولا گیا تھا۔ اب ان کی شکست نے ان کو کہیں کا نہ رکھا۔ ممکن ہے احرار ان کو لعن طعن کرتے ہوں۔ کہ تمہارے کہنے پر ہم نے جھگڑا کھڑا کیا۔ اور اس امید پر کہ تمہاری طرح اور احمدی بھی منافق ہیں۔ مگر اس کے بالکل برعکس پایا۔ ممکن ہے احرار کی لعن طعن پر منافقین اٹھ کھڑے ہوئے ہوں۔ کہ تم سے کچھ نہیں ہوسکا۔ لو اب ہم کرکے دکھاتے ہیں۔ یہ بھی سارا زور لگالیں۔ انشاء اللہ خائب و خاسر ہوں گے۔

اس نئے فتنہ کی سرکوبی کے لئے کوئی خاص انتظام کرنا چاہیئے۔ ایک ناظر صاحب کو اس کام کے لئے خاص طور پر مامور کیا جائے۔ منصب خلافت اور جو پیشگوئیاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حضور کی نسبت ہیں۔ ان کو از سر نو نئے رنگ میں شائع کیا جائے اور کثرت سے تقسیم کی جائیں۔ اگر حضور اس تجویز کو ضروری سمجھیں تو اشاعت لٹریچر کے لئے دس روپے میں پیش کروں گا۔ میں اس کو اس واسطے ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ منافق ہمیشہ کمزور دل کو اپنے خیالات پہونچاتے ہیں۔ اور وہ اپنی کمزوری کی وجہ سے نہ ان کا مقابلہ کرسکتے ہیں۔ اور نہ ان کو ظاہر کرنے کی جرأت کرتے ہیں۔

خادم۔ عبدالحمید ریلوے آڈیٹر لاہور

اپنے محبوب آقا کے لئے پروانہ وار نثار ہونیوالے لاکھوں احمدی

میرے سید و مولا فضل عمر اولوالعزم مصلح موعود۔ امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

حضور پر نور کی پُرسوز اور انقلاب انگیز دعاؤں کے طفیل اللہ تعالیٰ منافقین کو ظاہر فرمارہا ہے۔ اگر ان کے لئے ہدائت مقدر نہیں۔ تو یقیناً یہ بدباطن نہائت دردناک انجام کو پہونچیں گے

میرے آقا! حضور کے اس نالائق اور ناکارہ غلام کی ہستی ہی کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اولوالعزم خلیفہ کو اس طرح لکھ سکے۔ مگر ہر شخص کی اپنی اپنی بساط کے مطابق ہی فکر ہوتی ہے عاجز نہائت انکساری سے اپنے سید و مولیٰ کے حضور عرض کرتا ہے کہ حضور اس فتنہ کی وجہ سے اپنے دل کو تکلیف نہ دیں۔ حضور کے خدام میں سے اپنے محسن اور محبوب آقا پر پروانہ وار جانیں قربان کرنے والے ہزاروں لاکھوں موجود ہیں۔ جو حضور کے آگے پیچھے اور دائیں اور بائیں کام کریں گے۔ اور جانیں تک دیدیں گے مگر پیچھے قدم نہ اٹھائیں گے۔

اللہ تعالیٰ وہ دن کبھی نہ لائے لیکن بفرض محال اگر جماعتوں کی جماعتیں بھی ان فتنوں کی لپیٹ میں آجائیں تو قادر مطلق خدا حضور کو نئی نئی عظیم الشان فتوحات بخشیگا۔ اور دنیا کے کناروں سے پاک دل انسان حضور کے قدموں میں دیوانہ وار دوڑیں گے بے شک ہے

حق تعالیٰ کی حفاظت میں ہوں میں یاد رہے
وہ بچائے گا مجھے سارے خطا گیروں سے
جنکی تائید میں مولا ہو انہیں ڈر کس کا
کبھی صیاد بھی ڈر سکتے ہیں نخچیروں سے

حضور کا ادنےٰ ترین غلام جاں نثار

ناصر علی

اللہ تعالیٰ بہتر وجود لائیگا

بحضور سیدنا حضرت امیر المومنین ایدکم اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

مودبانہ گزارش ہے کہ فخرالدین ملتانی اور شیخ مصری کا انجام معلوم کرکے بہت غم ہوا۔ انسان خواہ علمی طور پر کتنی بھی ترقی کرے۔ اور ایک معروف حیثیت بھی اختیار کرے۔ پھر بھی جب تک فضل الٰہی انسان کی دستگیری نہ کرے۔ وہ نہایت خطرے میں ہوتا ہے۔ کبر اور نخوت کی باریک رگیں جو کہ پوشیدہ ہوتی ہیں۔ یکدم پھوٹ کر اس کو تباہ و برباد کردیتی ہیں۔

گزشتہ تاریخ سلسلہ بتاتی ہے کہ ہر پانچ سات سال کے بعد کچھ شاخیں جو اللہ تعالیٰ کے حضور مردہ قرار پاتی ہیں۔ اس الٰہی سلسلہ سے کاٹ دی جاتی ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا سلسلہ ہے۔ اور ہم سب سے بڑھ کر اس کو اس کے لئے غیرت ہے۔ جیسا کہ حضرت اقدس نے کئی جگہ تحریر فرمایا ہے۔ اور حضور نے بھی فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے بدلے بہتر وجود اپنے سلسلہ کے لئے لائے گا۔ ان کے اخراج سے ایک رنگ میں خوشی بھی ہے۔ کیونکہ گندہ مادہ عفونت ہی پیدا کرتا ہے

خاکسار کریم الدین میڈیکل آفیسر دولتانگر

29
Digitized by Khilafat Library Rabwah

انبیاء کی جماعتوں میں منافقین

کمزور ایمان لوگ پیدا ہو جانے کی وجوہات

خدا تعالےٰ کے فرستادے دُنیا میں بہت سے تغیرات کرنے کے لئے آتے ہیں۔ وُہ صدیوں کی گری ہوئی قوموں کو ترقی کے اعلےٰ مدارج پر پہونچاتے ہیں۔ اور سالہا سال کے روحانی مُردوں کو زندگی کے شیریں چشمہ کی طرف رہنمائی کرتے ہیں۔ جس سے ہزاروں اپنی پیاس بجھا کر خدا رسیدہ ہو جاتے ہیں۔ ان کی آمد سے بہت سے بڑے لوگ چھوٹے اور کئی چھوٹے بڑے کئے جاتے ہیں یہاں تک کہ یہ کہنا بالکل صحیح ہوتا ہے کہ خدا تعالےٰ نے اپنے ان پیاروں کے ذریعہ نیا آسمان اور نئی زمین پیدا کر رہا ہے۔ لیکن تعجب ہے۔ کہ ایسی فیض رساں ہستیوں کو ہمیشہ بہت سے انسان لوگوں نے شناخت نہ کیا۔ جن سے وُہ بموجب اپنے اعلان کہ ما اسئلکم علیہ من اجر ان اجری الا علےٰ رب العالمین (میں کچھ مانگتا تو نہیں۔ میرا اجر تو رب العالمین پر ہے) کچھ لینے نہیں۔ بلکہ دینے آتے رہے اور پھر اس سے بھی بڑھ کر حیران کرنے والی یہ بات ہے۔ کہ جنہوں نے اپنے ان بہی خواہوں کو پہچانا۔ ان میں سے بھی کئی اپنی کمزوریٔ ایمان کی وجہ سے اس الٰہی نعمت کے فوائد سے بھی محروم رہے۔ بلکہ بموجب ارشادِ خداوندی ان المنافقین فی الدرک الاسفل من النار۔ کہ منافق لوگ آگ کے نیچے ترین درجہ میں ہیں۔ انہوں نے اپنی اندرونی جلن اور آگ کے باعث کافروں سے بھی زیادہ دکھ اُٹھائے۔

اب طبعًا یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا وجہ ہے۔ خدا تعالےٰ کے پیاروں کی جماعتوں میں ایسے کمزور لوگ پیدا ہو جاتے ہیں۔ اس کے متعلق واضح ہو کہ ایسے لوگ کئی قسم کے ہوتے ہیں ایک تو وُہ جو شروع دن سے ہی سچے ایماندار نہیں ہوتے۔ بلکہ خدا تعالےٰ کے رسول کے ظاہری رعب و دبدبہ۔ اور فتوحات کو دیکھ کر یا بعض اور دُنیوی اغراض کے ماتحت اس کے ساتھ ہو جاتے ہیں۔ ایسے لوگ وقد دخلوا بالکفر وھم قد خرجوا بہ (مائدہ ع) کہ کفر کے ساتھ ہی داخل ہوئے۔ اور کفر سے کر ہی خارج ہو گئے کے پورے پورے مصداق ہوتے ہیں۔ اُن کے دلوں میں پہلے ہی ایک بیماری ہوتی ہے۔ اس کا وُہ فوری علاج نہیں کرتے۔ بلکہ ایسی چیزیں استعمال کرتے ہیں۔ جس سے وُہ بیماری بڑھے۔ جس کا آخری نتیجہ وہی ہوتا ہے جو ہونا چاہیئے۔ کہ ان پر ایسے رنگ میں روحانی موت۔ اور ذلت و رسوائی وارد ہوتی ہے۔ کہ وُہ دوسروں کے لئے عبرت کا موجب ہوتی ہے۔

ایک اور قسم کے منافق وُہ ہوتے ہیں۔ جو اولاً ایسے شک صداقت کو معلوم کر کے ایمان لاتے ہیں۔ لیکن کچھ عرصہ کے بعد ان میں کمزوریاں پیدا ہونی شروع ہو جاتی ہیں۔ کبھی وُہ نشاناتِ صداقت اور معجزات کا مشاہدہ کرتے ہیں۔ تو سنبھل جاتے ہیں کبھی ذاتی نقائص غالب آجاتے ہیں۔ تو پھسل جاتے ہیں۔ اسی طرح کبھی وُہ اُٹھتے ہیں۔ کبھی گرتے ہیں یہاں تک کہ اس کشمکش میں ان کا بہت سا وقت گزر جاتا ہے۔ اور وُہ آیت کریمہ کلما اضاء لھم مشوا فیہ واذا اظلم علیھم قاموا کہ روشنی ہو۔ تو چل پڑتے ہیں۔ اندھیرا ہو۔ تو کھڑے ہو جاتے ہیں کا صحیح نمونہ ہو جاتے ہیں۔ آخر کار ان میں سے جو عقل و فہم اور دیانتداری سے کام لیتے ہیں۔ ان کے پاؤں جم جاتے ہیں اور جو اپنی کمزوریوں کے مقابلہ میں شکست تسلیم کر لیتے ہیں۔ اُن کے پاؤں ایسے اکھڑتے ہیں۔ کہ پھر سنبھلنے کی کوشش کے باوجود بھی سنبھل نہیں سکتے۔ اور اُس پودے کی طرح جسے ما لھا من قرار کوئی ٹھیرنا نہ ہو۔ دُور کے دور جا پڑتے ہیں۔

مؤخر الذکر کمزوروں کے پیدا ہو جانے کی کئی وجوہات ہیں۔ جن میں سے ایک یہ ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کے نبی اپنے ماننے والوں کو حریت و آزادی اور مساوات کی نعمت سے مالا مال کرتے ہیں۔ اس کو سنبھالنے کی ان لوگوں میں طاقت نہیں ہوتی ان کی مثال بالکل اس مفلس و بھکاری کی سی ہوتی ہے۔ جسے کہتے ہیں۔ کہ چند سو اشرفیوں کی تھیلی مل گئی۔ تو وُہ بادشاہ وقت کے پاس جا کر بھی ڈینگیں مارنے سے باز نہ رہ سکا۔

قرآن مجید میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بعثت کی اغراض میں سے ایک یہ ہے۔ کہ ویضع عنھم اصرھم والاغلال التی کانت علیھم (اعراف ع ۱۹) یعنی اپنے ماننے والوں کے بوجھ کو اور غلامی و قومی امتیازات کے ان طوقوں کو دُور کر دیں۔ جو اُن پر تھے۔

پھر فرماتا ہے۔ واذکروا نعمۃ اللہ علیکم اذ کنتم اعداء فالف بین قلوبکم فاصبحتم بنعمتہٖ اخوانا (آل عمران ع ۱۱)۔ کہ اے مسلمانو! تم خدا تعالےٰ کی اس نعمت کو یاد رکھو۔ کہ تمہاری آپس میں دُشمنیاں تھیں ایک قوم دوسری کو ذلیل سمجھتی تھی۔ اور اُس ذلیل کو کبھی خیال بھی نہ ہوتا تھا۔ کہ وُہ بھی کوئی ایسی ترقی کر سکتا ہے۔ کہ بڑے خاندانوں کے پہلو بہ پہلو کھڑا ہو سکے۔ لیکن حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ذریعہ خدا تعالےٰ نے تم کو بھائی بھائی بنا دیا ہے۔ اور تم سب ایک جگہ کھڑے کر دیئے گئے ہو۔

پس وُہ لوگ جو نبی کی جماعت میں داخل ہوتے ہیں۔ وُہ اپنے آپ کو ایسے ماحول میں پاتے ہیں۔ جس میں بہت سے ایسے چھوٹے درجہ کے لوگ ترقی پا جاتے ہیں۔ جن کے لئے اس روحانی جماعت کے ساتھ شامل ہوئے بغیر ترقی کے تمام راستے بند ہوتے ہیں۔ اب ان لوگوں میں سے بعض پر اس مذہبی مساوات اور ضمیر کی آزادی وغیرہ کا یہ اثر ہوتا ہے۔ کہ وُہ بوجہ اپنے ظرف کی تنگی کے اُس انعام کو جو نبی کے ذریعہ اُن پر ہوتا ہے محفوظ نہیں کر سکتے۔ وُہ مساوات اور آزادی کی آڑ لے کر اپنی دُنیوی خواہشات کے پورا کرنے میں منہمک ہو جاتے ہیں۔ وُہ روحانیت میں ترقی کرنے کو نظر انداز کر دیتے ہیں۔ لیکن مال و جاہ کے حصول کے لئے (جس کا حاصل کرنا رسول کی جماعت میں داخل ہونے کی وجہ سے ان کے لئے ممکن ہوتا ہے) رات دن کوشش کرتے ہیں۔

اس آزادی کی فضا میں جو ان کو میسر ہوتی ہے۔ وُہ غرور۔ اور تکبر کا شکار ہو جاتے ہیں۔ ان کے اندر سے "ہمچو من دیگرے نیست" کی آواز آتی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وہ اپنے ہم مرتبہ لوگوں کو جن سے پہلے میل ملاقات رکھتے تھے بیوقوف اور حقیر و ذلیل سمجھنے لگ جاتے ہیں۔ اور جو ان سے درجات میں بڑے ہوتے ہیں۔ ان کا مقابلہ شروع کر دیتے ہیں۔ اور آہستہ آہستہ ان مقدس اور بزرگ ہستیوں کی مخالفت کرنے سے بھی نہیں چوکتے۔ جن کی کامل اطاعت ہی روحانی ترقیات اور خدا تعالےٰ تک پہونچنے کا ذریعہ ہوتی ہے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ ایسے بے باک لوگ ایمان جیسی نعمت کھو بیٹھتے ہیں۔ اور اس شیریں چشمہ سے جس سے وہ سیراب ہونے کے لئے کچھ سفر طے کر چکے ہوتے ہیں۔ میلوں و میل دُور جا پڑتے ہیں۔ اور بیابانوں میں بھٹکتے بھٹکتے اپنی زندگی ہاں اس زندگی کا جو انہیں ایک عظیم الشان کام کے لئے دی گئی تھی۔ خاتمہ کر دیتے ہیں۔

کاش کہ یہ لوگ اپنی پہلی حالت کو یاد رکھتے تو ٹھوکر نہ کھاتے اور مشہور مقولہ الوضیع اذا ارتفع تکبّر و اذا احکم تجبّر کہ کمینہ جب کوئی رفعت و بلندی حاصل کر لیتا ہے۔ تو غرور کرتا ہے۔ اور جب انصاف کرنے کے لئے مقرر ہوتا ہے تو ظلم کرتا ہے کو اپنی نظروں کے سامنے رکھتے۔ تو اپنی اس خود پیدا کردہ شرافت کو جو وہ نبی کے ذریعہ حاصل کرتے ہیں قائم رکھ سکتے۔ اور ان پر وہ فطرتی کمینگی جو سالہا سال سے ان پر مسلط تھی۔ اب غالب نہ آتی۔ خدا تعالےٰ ایسے لوگوں کو اگر وہ صلاحیت پیدا کرنے کی استعداد رکھتے ہوں، تو ہدایت دے۔ اور اپنے پیاروں کے سلسلوں کو انکی شرارتوں اور ریشہ دوانیوں سے محفوظ رکھے۔

ہمیں یقین ہے کہ اللہ تعالےٰ کی نصرت بہت جلد نازل ہوگی۔ اور فتنہ پرداز منافقین باوجود ادعائے اثر و رسوخ کے بُری طرح ناکام ہونگے۔ اور ان مشؤم مقاصد میں ہرگز کامیاب نہیں ہونگے۔ جنہیں لے کر وہ م

م اس وقت کھڑے ہوئے اور خلافت سے غداری کا ارتکاب کر رہے ہیں ؛ خاکسار محمد یار عارف

"عہد جدید" کے رُو سے مسئلہ تثلیث پر ایک نظر

(۲)

زبور اور ملاکی کی تعلیم

عہد قدیم میں بھی یہی تعلیم دی گئی تھی۔ کہ خدا ایک ہے۔ چنانچہ زبور میں آتا ہے "تو ہی اکیلا جس کا نام یہوواہ ہے۔ ساری زمین پر بلند و بالا ہے" ۸۳/۱۸

ملاکی نبی بھی فرماتے ہیں:۔

"کیا ہم سبھوں کا ایک ہی باپ نہیں۔ کیا ایک ہی خدا نے ہم سبھوں کو پیدا نہ کیا۔ پس کیا سبب ہے کہ ہم اپنے باپ دادوں کے عہد کو ناپاک کرتے۔ اور آپس میں ایک دوسرے سے بے وفائی کرتے" (ملاکی ۲/۱۰)

پس عہد جدید ہی نہیں۔ بلکہ عہد عتیق بھی وحدانیت کی تعلیم سے لبریز ہے۔ اور در اصل اپنے متبعین کو وحدانیت کی طرف توجہ دلانے کے لئے ہی حضرت مسیح علیہ السلام نے فرمایا تھا۔ کہ "کوئی آدمی دو مالکوں کی خدمت نہیں کر سکتا کیونکہ یا تو ایک سے عداوت رکھیگا اور دوسرے سے محبت۔ یا ایک سے ملا رہے گا۔ اور دوسرے کو ناچیز جانیگا" (متی ۶/۲۴)

مگر افسوس عیسائی اپنے آقا و خداوند کی اس تعلیم کے صریح خلاف تین خداؤں کا عقیدہ رکھنے لگ گئے۔

تعجب انگیز امر

غرض تثلیث کا مسئلہ بالکل ناقابل فہم ہے۔ اور زیادہ تر تعجب انگیز امر یہ ہے۔ کہ عیسائی ابن کو غیر مخلوق قرار دیتے ہیں۔ حالانکہ وہ پیدا ہوا۔ اور روح القدس کو خدا مانتے ہیں۔ حالانکہ وہ حواریوں کا بھی خادم رہا۔ پھر یہ ایک واضح امر ہے۔ کہ تین خدا اگر تسلیم کئے جائیں۔ تو اللہ تعالےٰ کی قدوسیت صمدیت اور احدیت پر جو صفات باری کا اہم ترین حصہ ہیں خطرناک زد پڑتی۔ اور انہیں اس کی صفات میں سے خارج قرار دینا پڑتا ہے۔ کیونکہ تین خدا ہونے کی صورت میں نہ خدا بے نیاز رہ سکتا ہے نہ احد رہ سکتا ہے۔ اور نہ قدوس رہ سکتا ہے۔ پس ایسا مسئلہ جس کو تسلیم کرنے سے صفات باری کا ایک عظیم الشان حصہ ترک کرنا پڑے کیا حقیقت رکھتا ہے کہ عقلمند طبائع اس پر کان دھریں

عقیدہ تثلیث کی تاریخ

حقیقت یہ ہے کہ مذہب عیسوی خدا تعالےٰ کی طرف سے تھا۔ اور جو مذاہب خدا تعالےٰ کی طرف سے ہوں وہ سب توحید پر مبنی ہوتے ہیں۔ اسی طرح مذہب عیسوی کی بنا بھی توحید پر ہی تھی۔ حضرت مسیح علیہ السلام بھی توحید تسلیم کرتے تھے۔ اور آپ کے حواری بھی توحید ہی کے قائل تھے۔ جیسا کہ ۱ کرنتھیوں ۸/۴ و ۱ کرنتھیوں ۱۲/۶ و افسیوں ۴/۶ و ۱ تمطاؤس ۱/۱۷ و ۱ تمطاؤس ۲/۵ و ۱ تمطاؤس ۶/۱۵ سے ظاہر ہے لیکن کچھ عرصہ بعد عیسائیوں کی ایک مذہبی مجلس قائم ہوئی۔ جو مذہبی امور سر انجام دیا کرتی تھی۔ ایک دفعہ اس مجلس کو ایک مشکل پیش آئی۔ اور وہ یہ کہ مذہب عیسائیت کی اشاعت کرتے وقت یونانیوں نے کہدیا کہ ہم تو تین دیوتا تسلیم کرتے ہیں۔ اگر تم اتنی سی بات اپنے مذہب میں بڑھا لو۔ تو ہم تمہارے مذہب میں شامل ہونے کے لئے تیار ہیں۔ اس بات نے عیسائی صاحبان کو بہت مشکل میں ڈال دیا۔ اور مذکور بالا مجلس کو یہ خیال ہوا۔ کہ یہ قلیل سی تبدیلی اگر کر دی جائے تو کیا حرج ہے چنانچہ اس غرض کے لئے ۳۲۵ء میں ایک کونسل عامہ علاقہ نائس کے شہر نیقیہ میں منعقد ہوئی۔ اور وہ عقیدہ اختراع کیا گیا۔ جو عقیدہ نائس کہلاتا ہے۔ اس میں پہلے عقیدہ کی ضد میں یہ بڑھایا گیا۔ کہ ایک بڑا خدا ہے۔ جس کا ذکر رسولی عقیدہ میں قادر مطلق کے لفظ سے ہوا ہے اور دوسرا مسیح۔ بہر حال اس میں ۲ خداؤں کی تعلیم دی گئی۔ اور منکران الوہیت مسیح ملزم ٹھہرائے گئے۔

اس کے بعد ۳۸۱ء میں ایک دوسری کونسل بمقام قسطنطنیہ منعقد ہوئی جس میں روح القدس کو بھی خداوند اور زندگی بخشنے والا قرار دیا گیا۔ اور مسیح کو بوضاحت تام خدا کہا گیا۔ اس کے بعد ۴۴۷ء میں ایک کونسل ملک سپین میں بدیں غرض منعقد ہوئی۔ کہ روح القدس کی نسبت فیصلہ کیا جائے۔ کہ آیا وہ باپ اور بیٹے ہر دو سے مستخرج ہے۔ یا صرف اکیلے باپ سے۔ اور نیز اس کی الوہیت کا اقبال بتوضیح و تشریح کیا جائے۔ اس کونسل میں فیصلہ کیا گیا۔ کہ روح القدس باپ اور بیٹے ہر دو سے مستخرج ہے۔ اور اب پورے تین خداؤں کی تعلیم دی گئی لیکن ایک نقطہ پر مغربی اور مشرقی کلیساؤں کا اختلاف ہو گیا۔ اول الذکر روح القدس کو باپ اور بیٹے دونوں سے مستخرج مانتی ہے۔ لیکن مشرقی کلیسا جس کو یونانی کلیسا بھی کہتے ہیں۔ اس کو صرف باپ سے نکلا ہوا تسلیم کرتی ہے۔

گویا عیسوی عقیدہ جو باپ بیٹا اور روح القدس کی الوہیت کے متعلق ہے۔ اس میں تدریجاً ترقی ہوئی ہے پہلے صرف باپ کو خدا تسلیم کیا جاتا رہا۔ پھر باپ اور بیٹا دو خدا بنائے گئے۔ اور آخر روح القدس کو بھی ان دونوں کے ساتھ شامل کر کے تین خدا قرار دے دیئے گئے۔ اور اس طرح تثلیث کا مسئلہ مکمل ہوا؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس تشریح سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ حضرت مسیح علیہ السّلام نے تثلیث کی کہیں تعلیم نہیں دی۔ اور نہ ہی اس کے متعلق کوئی آیت انجیل میں ملتی ہے۔ بلکہ تیسری صدی عیسوی تک تثلیث کا مسئلہ عیسائی تاریخ میں ہمیں نظر نہیں آتا۔ البتہ چوتھی صدی عیسوی میں یہ مسئلہ بت پرستوں کو جو تین دیوتاؤں کے پرستار تھے۔ عیسائی بنانے کے لئے وضع کیا گیا۔ تاکہ وہ لوگ آسانی سے عیسائیت کو اختیار کر لیں۔ اور انہیں عیسائیت میں کلی طور پر غیریت نظر نہ آئے۔

خشتِ اول کی کجی

اب غور طلب یہ امر ہے۔ کہ اس مسئلہ کی حقیقت ہی کیا رہ جاتی ہے جو بانیٔ مذہب کے سوا تین سو سال کے بعد وضع کیا جائے اور اسی پر اپنے عقائد کی ساری عمارت کھڑی کی جائے

خشت اول چوں نہد معمار کج
تا ثریا مے رود دیوار کج

ممبران کونسل نے ایک اور امر دورانِ مشورہ میں یہ بھی سوچا تھا۔ کہ اگر وہ یہ کہیں کہ ہم توحید کے قائل ہیں۔ تو ایک بڑی جماعت ہاتھ سے جاتی ہے۔ اور اگر یہ کہیں کہ ہم تثلیث کے مقلد ہیں۔ تو اصل مذہب سے جواب ملتا ہے۔ کیونکہ اصل مذہب توحید کی تعلیم دیتا تھا۔ آخر غور کرنے کے بعد انہوں نے یہ راہ نکالی۔ کہ ہم نہ تو توحید کے قائل ہیں۔ اور نہ تثلیث کے بلکہ توحید فی التثلیث اور تثلیث فی التوحید کے قائل ہیں چنانچہ اب بھی عیسائی یہ کہنے کیلئے تیار نہیں۔ کہ وہ تین خدا مانتے ہیں۔ وہ یہی کہیں گے۔ کہ ایک خدا ہے مگر تین ایک اور ایک تین۔

جن دماغوں نے یہ رائے نکالی۔ انہوں نے یہ نہ جانا کہ وہ تو اپنی پہلی بات سے بھی زیادہ غلطی کر رہے ہیں۔ کیونکہ پہلے تو صرف یہی بات تھی کہ توحید نہ سہی۔ تثلیث سہی۔ لیکن توحید فی التثلیث اور تثلیث فی التوحید نے تو اور زیادہ مشکلات میں ڈال دیا۔ اور اس سے زیادہ مشکل بھلا اور کیا ہو گی۔ کہ اس مسئلہ کو کوئی فرد بشر سمجھ ہی نہیں سکتا۔ کیونکہ ہر ایک جانتا ہے۔ کہ باپ بیٹا اور روح القدس تین چیزیں ہیں۔ اور ۱+۱+۱ تین ہوتے ہیں نہ کہ ایک

حضرت مسیح موعودؑ کا ارشاد

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی تحریر فرماتے ہیں:۔ "عیسائیوں میں تثلیث کا مسئلہ تیسری صدی کے بعد ایجاد ہوا۔ جیسا کہ ڈریپر بھی اپنی کتاب میں بڑے بڑے علماء کے حوالہ سے لکھتا ہے۔ موجد اس مسئلہ کا بشپ اتھاناسی الیس الگزنڈرائن تھا۔ جو صدی سوم کے بعد ہوا ہے۔ جب اس نے یہ مسئلہ شائع کرنا چاہا۔ تو اسیوقت بشپ ایراس اس کا منکر کھڑا ہو گیا اور یہاں تک اس مباحثہ میں عوام اور خواص کا مجمع ہوا۔ کہ روم کے بادشاہ تک خبر پہنچ گئی۔ اتفاقاً اس کو مباحثات سے دلچسپی تھی۔ اس نے چاہا۔ کہ اس اختلاف کو اپنے حضور میں ہی فریقین کے علما سے رفع کرا دے۔ چنانچہ اس کے اجلاس میں بڑی سرگرمی سے یہ مباحثات ہوئے اور نہایت لطف کے ساتھ کونسل کی کرسیاں بچھیں اور مناظرہ کرنے والے دو سو پچاس نامی پادری تھے۔ آخر موحدین کا فرقہ جو یسوع کو محض انسان اور رسول جانتا تھا غالب آیا۔ اسی دن بادشاہ نے یونی ٹیرین کا مذہب اختیار کیا۔ اور چھ بادشاہ اس کے بعد موحد رہے۔ چنانچہ جس قیصر کو ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خط لکھا تھا۔ جس کا ذکر صحیح بخاری میں پہلے صفحہ میں ہی موجود ہے۔ وہ بھی موحد ہی تھا۔ اس نے قرآن کے اس مضمون پر اطلاع پا کر کہ مسیح صرف انسان ہے۔ تصدیق کی۔ جیسا کہ نجاشی نے بھی جو عیسائی بادشاہ تھا۔ قسم کھا کر کہا کہ یسوع کا رتبہ اس سے ذرہ زیادہ نہیں۔ جو قرآن نے اس کی نسبت لکھا ہے۔ مگر نجاشی اس کے بعد کھلا کھلا مسلمان ہو گیا۔" (انجام آتھم حاشیہ صلے)

ایک راز کی بات

عیسائیت میں وحدانیت کو خیرباد کہکر جس قدر خرابی پیدا ہوئی اس کی تہ میں جو راز مضمر ہے وہ یہ ہے کہ حضرت مسیح ناصری علیہ السّلام نے اپنے متبعین کو کھلے الفاظ میں فرمایا تھا۔ کہ غیر قوموں کو اپنے اندر شامل نہ کرنا اور اپنے موتی سوروں کے آگے نہ ڈالنا۔ (متی ﷺ) مگر جب عیسائی مناددں نے کثرتِ تعداد کے شوق میں اس نصیحت کو پسِ پشت ڈال کر غیر اقوام کے آگے بھی عیسائیت پیش کر دی۔ تو وہ لوگ جن کی گھٹی میں بت پرستی پڑی ہوئی تھی۔ انہوں نے عیسائیوں کو اپنے رنگ میں رنگین کر کے انہیں بھی موحد کی بجائے مشرک بنا دیا۔ اور اس طرح اس دنیا میں اپنے آقا و ہادی کے ایک واضح حکم کی خلاف ورزی کرنے کی عبرتناک سزا انہیں مل گئی۔

فاعتبروا یا اولی الابصار

قبولیتِ دعا کا ایک تازہ نشان

بلگریڈ کے ایک احمدی کا اخلاص نامہ

شریف وتسا صاحب احمدی بلگریڈ (یوگوسلیویا) کے نام سے ناظرین الفضل واقف ہیں۔ میونسپل الیکشن کے سلسلہ میں ان کے لئے دعا کی تحریک کی گئی تھی چونکہ فریق مقابل کافی طاقت رکھتا تھا۔ اس لئے انہیں اضطراب تھا۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ سے درخواست دعا بار بار کرتے رہے۔ اور حضور نے ان کے لئے دعا فرمائی۔ ان کے تازہ خط سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالےٰ نے ان کو کامیاب کر دیا۔ اب وہ احباب وبزرگان سلسلہ کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ حال میں ان کی طرف سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ کی خدمت میں جو خط پہنچا ہے۔ اس کا ترجمہ حسب ذیل ہے:۔

بحضور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی

السّلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عرض خدمت اقدس میں یہ ہے۔ کہ خدا تعالےٰ نے اس ناچیز غلام کے حق میں حضور کی دعائیں قبول فرمائیں۔ اور مد مقابل پر خاکسار کو بیّن فتح دے کر میرے ایمان کو اور بھی مستحکم کر دیا۔ میں اپنے پاس وہ الفاظ نہیں پاتا۔ جو حضور کا شکریہ ادا کرنے کے لئے کافی اور مناسب ہوں۔ صرف یہی درخواست مکرر کرتا ہوں۔ کہ حضور اس ناچیز کو آئندہ بھی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ کہ جس طرح خدا تعالےٰ نے مجھے دنیوی کامیابی عطا فرمائی ہے۔ اسی طرح روحانی نعمتوں سے بھی سرفراز فرمائے۔ اور حضرت مسیح موعود و مہدی معہود (علیہ السلام) کا سچا خادم بنائے۔ والسلام

(خاکسار شریف وتسا بلگریڈ یوگوسلیویا)

آنریری انسپکٹر بیت المال کا تقرر

سید محمد حسین شاہ صاحب احمدی بددملی ضلع سیالکوٹ کو مندرجہ ذیل انجمنوں کیلئے آنریری انسپکٹر بیت المال مقرر کیا جاتا ہے۔ عہدہ داران جماعت متعلقہ ان کے کام میں تعاون فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ اور وہ انجمنیں منفصلہ ذیل ہیں:۔

بددملی۔ داعیوالہ سیداں۔ ڈیریانوالہ۔ چندر کے منگولے۔ خانانوال میانوالی معہ ملحقات

ناظر بیت المال قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"نبی علیٰ وجہ الکمال محدّث ہوتا ہے"

(۲) (حضرت مسیح موعودؑ)

پیغام صلح میں جو یہ لکھا گیا۔ کہ ہر نبی کا محدث ہونا ایسی بات ہے۔ جس کی کوئی اصل نہ قرآن میں نہ حدیث نہ تفسیر میں۔ نہ لغت میں ہے" اسکے جواب میں از روئے لغت نبی کا محدث ہونا گزشتہ مضمون میں ثابت کیا گیا ہے۔ اب از روئے حدیث اس بات کو پایۂ ثبوت تک پہنچایا جاتا ہے۔

محدث از روئے حدیث

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقد کان فیما قبلکم من الامم محدثون فان یک فی امتی احد فعمر

حضرت ابوہریرہ کہتے ہیں۔ کہ رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم سے پہلی جو امتیں تھیں۔ ان میں محدث ہوا کرتے تھے۔ پس اگر میری امت میں کوئی محدث ہے۔ تو وہ عمرؓ ہے۔

یہی روایت بخاری میں یوں درج ہے قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لقد کان فیمن کان قبلکم من بنی اسرائیل رجال یکلمون من غیران یکونوا انبیاء فان یکن فی امتی احد منھم فعمر۔ تم سے پہلے بنی اسرائیل میں ایسے لوگ بھی ہوئے ہیں۔ جن سے اللہ تعالےٰ کلام کرتا تھا۔ مگر وہ نبی نہ تھے پس اگر ان جیسا میری امت میں کوئی ہو تو وہ عمر ہے۔

یہ روایت جو مختلف الفاظ میں بخاری اور مسلم میں درج ہے۔ اس سے ہمیں محدث کی کیفیت کا علم ہوسکتا ہے۔

اول تو یہ سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ آیا بنی اسرائیل میں صرف ایسے مکلّم ہی پیدا ہوئے جو نبی نہ تھے۔ یا ایسے بھی ہوئے جو نبی بھی تھے۔ سو واضح ہو کہ قرآن کریم کی متعدد آیات اور مختلف صحیح روایات سے یہ امر بپایۂ ثبوت پہنچا ہے۔ کہ بنی اسرائیل میں کئی نبی بھی ہوئے۔ ہاں ان کے علاوہ ایسے لوگ بھی ہوئے جو نبی تو نہ تھے مگر اللہ جلشانہ سے ہمکلامی کا شرف انہیں حاصل تھا۔ یہی مطلب ہے۔ جو تو اعد لغت اور واقعات کی رو سے روایت بالا کے الفاظ سے اخذ ہوسکتا ہے۔

دوم یہ بات قابل تحقیق ہے۔ کہ آیا اس حدیث کے الفاظ رجال یکلمون من غیران یکونوا انبیاء پائے جاتے ہیں۔ کیا ان سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ہر محدث کے لئے غیر نبی ہونا ضروری ہے

اہل پیغام اس حدیث سے استدلال کرتے ہیں۔ کہ محدث کیلئے یہ شرط ہے۔ کہ وہ نبی نہ ہو۔ چنانچہ لکھا ہے۔

"محدث میں دو باتوں کا پایا جانا ضروری ہے۔ اول یہ کہ وہ غیر نبی یعنی امتی ہو۔ دوسرے یہ کہ اللہ تعالےٰ اسے خلعت مکالمہ سے سرفراز فرمائے" (پیغام صلح ۱۷ مئی ۱۹۳۷ء صفحہ ۲)

سو جاننا چاہئے۔ کہ یہ استدلال صحیح نہیں۔ کیونکہ محدث کے معنی "مکلّم" امیر پیغام کو بھی مسلم ہیں۔ یعنی وہ شخص جس سے اللہ تعالیٰ یا اس کے فرشتے باتیں کریں (النبوۃ فی الاسلام ایڈیشن دوم صفحہ ۱۲۱)

اس صورت میں یہ کہا جائے گا۔ کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے مکلمین یعنی محدثین کی دو قسموں کو مدنظر رکھا اول وہ جو نبی نہیں دوسرے وہ جو مکلم ہونے کے علاوہ نبی کے درجہ عالیہ پر بھی فائز ہیں۔ پس من غیران یکونوا انبیاء کا جملہ بڑھا کر اس بات کو واضح فرمایا۔ کہ عمرؓ ان لوگوں میں سے ہے کہ جن کو گو مکالمہ مخاطبہ الہیہ حاصل ہے مگر وہ نبی نہیں۔ چنانچہ بنی اسرائیل میں کئی ایسے لوگ گذرے جن سے اللہ تعالےٰ باتیں کرتا تھا۔ مگر وہ نبی نہ تھے

غرض اس حدیث سے ہرگز ہرگز یہ ثابت نہیں ہوتا۔ کہ نبی محدث نہیں ہوتا۔ اس سے جو بات ثابت ہوتی ہے۔ وہ یہی اور صرف یہی ہے۔ کہ پہلے زمانوں میں کئی ایسے محدث ہوئے۔ جو نبی نہ تھے۔ اور عمرؓ بھی ویسا ہی محدث ہے

زیادہ توضیح کے لئے ایک مثال پیش کرتا ہوں۔ ولقد کان فیمن قبلکم من بنی اسرائیل اولیاء من غیران یکونوا انبیاء (یعنی تم سے پہلے بنی اسرائیل میں کئی اولیاء ہوئے جو نبی نہ تھے۔" یہ ایک صحیح مثال ہے جس سے اہل پیغام کو بھی انکار کی گنجائش نہیں۔ مگر کیا اس جملہ سے یہ قاعدہ کلیہ بنایا جاسکتا ہے۔ کہ جو بھی ولی ہو۔ اس کے لئے غیر نبی ہونا ضروری ہے: ہرگز نہیں!! اس جملہ کا فقط اتنا مطلب ہے۔ کہ بنی اسرائیل میں کئی ایسے اولیاء گزرے ہیں۔ جو نبی نہ تھے۔ یہ مطلب ہرگز نہیں۔ کہ نبی ولی نہیں ہوتا۔ نبی ولی بھی ہوتا ہے۔ مگر اس کا مرتبہ عام اولیا سے بہت بلند ہوتا ہے۔ عام اولیا میں اور نبی میں جو بذات خود ایک ولی ہوتا ہے۔ تمیز کرنے کے لئے عام اولیا کو تو اولیا کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ اور جو انہیں سے سبقت لے کر درجہ نبوت تک جا پہنچتے ہیں۔ انہیں نبی کر کے پکارا جاتا ہے۔

غرض جس طرح اس میرے جملہ سے یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ اولیاء کی دو قسمیں ہیں اول وہ جو نبی نہیں ہوتے۔ دوم وہ جو نبی ہوتے ہیں۔ اسی طرح حدیث مذکورہ بالا سے یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ محدث (مکلّم) بھی دو قسم پر منقسم ہیں۔ اول وہ جو صرف محدث ہوتے ہیں۔ نبی نہیں ہوتے۔ دوسرے وہ جو محدث ہونے کے علاوہ نبی بھی ہوتے ہیں۔ حضرت عمرؓ ان لوگوں میں سے تھے جو محدث تو تھے۔ پر نبی نہ تھے۔ اب اس سے یہ کلیہ ایجاد کرنا کہ محدث کا غیر نبی ہونا شرط ہے۔ بالبداہت ایک غلط نظریہ ہے۔

پھر ایک اور روایت سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ جب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا۔ کہ لقد کان فیما قبلکم من الامم محدثون۔ تو صحابہ نے دریافت کیا۔ یارسول اللہ کیف محدث۔ حضور محدث کیا ہوتا ہے۔ تو آپ نے جواب میں فرمایا تتکلم الملٰئکۃ علی لسانہ جس سے فرشتے کلام کریں (تاریخ الخلفاء بحوالہ طبرانی مصری صفحہ ۷۶)

حضور علیہ السلام کے اس فرمان کے مطابق محدث اسے کہتے ہیں جسے اپنے خدا سے ہمکلام ہونا نصیب ہو۔ اس لئے اگر کوئی شخص وحی الہی سے مشرف کیا جاتا ہے۔ فرشتے اس پر کلام الہی لیکر اترتے ہیں اور اس کے دل میں ایسی باتیں ڈالی جاتی ہیں۔ جن کے کرنے یا کہنے کی اسے تحریک کی جاتی ہے۔ تو وہ یقیناً یقیناً محدث ہے۔ اور اس کے محدث ہونے میں کسی صاحب علم و انصاف کو کلام نہیں۔ سو چونکہ اللہ تعالےٰ کے انبیاء عام محدثین کی نسبت بہت بلند مرتبہ پر پہنچ چکے ہوتے ہیں۔ اور انہیں اس قدر مکالمہ مخاطبہ الہیہ سے مشرف کیا جاتا ہے۔ کہ اس کی کثرت میں کسی کو شبہ نہیں ہوتا۔ پھر عام محدثین کی نسبت ان پر اسرار الہیہ کا بہت زیادہ انکشاف ہوتا ہے۔ اور انہیں فرشتوں سے وہ تعلق حاصل ہوتا ہے۔ جو ان کے علاوہ دوسرے لوگوں کو نصیب نہیں ہوتا۔ اس لئے ماننا پڑتا ہے۔ کہ بلاشبہ محدث بھی ہوتے ہیں اور جو شخص ان کے محدث ہونے سے انکار کرتا ہے۔ وہ بالفاظ دیگر یہ بھی مانتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے انبیاء سے ہمکلام نہیں ہوتا۔ اور ان پر فرشتے نازل نہیں ہوتے۔ اور نہ ہی انہیں

میری پیاری بہنو!

میں آپ کی ہمدردی کی خاطر اشتہار دے رہی ہوں۔ کہ اگر آپ کو ماہواری خرابی ہے۔ ماہواری درد سے آتے ہیں۔ یا ماہواری بے قاعدہ ہیں۔ سیلان الرحم یعنی سفید رطوبت خارج ہوتی ہے۔ سر درد۔ کمر درد کرتا رہتا ہے۔ کام کاج کرنے سے سانس پھول جاتا ہے۔ دل دھڑکنے لگتا ہے۔ قبض رہتی ہے۔ پیٹ میں نفخ ہو جاتا ہے۔ تو آپ فضول دواؤں پر روپیہ برباد نہ کریں۔ بلکہ میری خاندانی مجرب دوا بنام راحت سے فائدہ اٹھائیں۔ جس سے سینکڑوں میری بہنیں فائدہ حاصل کر چکی ہیں۔ قیمت مکمل خوراک ایک ماہ زرد [illegible] محصول ۷ر کل عہ۔

میرا پتہ:- ایچ نجم النساء بیگم احمدی شاہدرہ۔ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کسی بات کے کرنے یا چھوڑنے کی تحریک کی جاتی ہے۔ حالانکہ یہ بداہتہً باطل خیال ہے۔

پس اگر ہر محدث کا غیر نبی ہونا ضروری ہوتا۔ تو صحابہ کے دریافت کرنے پر حضورؐ ضرور اس امر کو بیان فرمادیتے۔ اور صرف اتنا ہی نہ فرماتے۔ کہ محدث وہ ہوتا ہے جو فرشتوں سے ہمکلام ہو۔ پس آپ کا صحابہ کرام کے سوال کے جواب میں صرف اتنا ہی بیان کرنا کہ محدث وہ ہوتا ہے کہ جسے خدا تعالےٰ اور اس کے فرشتوں سے مکالمہ کا شرف حاصل ہو۔ اس بات کی پختہ دلیل ہے۔ کہ محدث کے لئے غیر نبی ہونا ضروری نہیں۔

پس حدیث کے رو سے ثابت ہوگیا کہ محدث وہ ہوتا ہے۔ جس سے فرشتے ہمکلام ہوں۔ اور چونکہ نبی کو یہ شرف بطریق اولیٰ حاصل ہوتا ہے۔ اس لئے وہ یقیناً محدث بھی ہوتا ہے۔ ہاں ہر ایک محدث نبی نہیں ہوتا۔ کیونکہ تمام محدثین میں وہ شرائط نہیں پائی جاتیں جن کا نبی میں پایا جانا ضروری ہوتا ہے۔

محدث از روئے قرآن مجید

اس سے قبل میں لغت، اقوال آئمہ اور حدیث سے یہ ثابت کرچکا ہوں۔ کہ محدث کے معنی ہیں۔ وہ شخص جس سے اللہ تعالےٰ اور اس کے فرشتے کلام کریں۔ چونکہ یہ تعریف نبی پر بھی صادق آتی ہے۔ اس لئے وہ محدث بھی ہوتا ہے۔ مگر محدث محض سے اتم واکمل۔

اب میں قرآن کریم سے اس بات کا ثبوت پیش کرتا ہوں۔ کہ نبی محدث بھی ہوتا ہے۔

مولوی محمد علی صاحب اپنی کتاب (النبوۃ فی الاسلام ایڈیشن دوم صـ۱۷۱) پر آیت والذین اٰمنوا باللّٰہ ورسلہ اولٰئک ھم الصدیقون والشھداء کی تفسیر فرماتے ہوئے لکھتے ہیں۔ کہ

"صدیق اور شہید بننا درحقیقت اس امت کے خاص امتیازات میں سے ہے یہ یاد رکھنے کے قابل بات ہے۔ کہ شہید سے اللہ تعالیٰ کی مراد یہاں وہ شہید نہیں۔ جو محض کسی دینی جنگ میں دشمن کے ساتھ لڑتے ہوئے مارے جائیں۔ بلکہ یہ وہ مرتبہ ہے۔ جس میں انسان حقیقتاً اللہ تعالیٰ کو دیکھتا ہے۔ اور یہ بھی درحقیقت نبیوں کے کمالات میں سے ایک کمال ہے۔ کہ وہ شہید ہوتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے اس امت کو وہی کمال دینے کا وعدہ فرمایا۔ جیسا کہ فرمایا وکذٰلک جعلنٰکم امۃ وسطاً لتکونوا شھداء علی الناس ویکون الرسول علیکم شھیدًا اور اسی طرح (یعنی خدا کی عبادت کے سب سے پہلے گھر اور توحید الٰہی کے حقیقی مرکز کو تمہارا مرکز قرار دے کر) ہم نے تم کو بہترین امت بنایا۔ تاکہ تم لوگوں کے لئے شہید بنو۔ اور رسول تمہارے لئے شہید ٹھہرے۔ دوسرے مقامات میں ہر ایک رسول کو شہید فرمایا۔ تو درحقیقت شہید ہونا کمالات رسل میں سے ہے۔ مگر اللہ تعالےٰ نے اس امت کو یہ فضیلت دی کہ فرمایا کہ تم کو بھی شہید بنایا۔ یعنی کمالات نبوت عطا فرمائے صدیق کا لفظ بھی نبیوں کے ناموں کے ساتھ بالخصوص آتا ہے۔ انہٗ کان صدیقاً نبیاً۔ یوسف ایھا الصدیق کو صدیقیت بھی درحقیقت نبوت کے کمالات میں سے ایک کمال ہے۔

پس اللہ تعالےٰ نے جہاں یہ فرمایا کہ کامل مومنوں کو ہم صدیق اور شہید کا مرتبہ دیں گے۔ وہاں یہی مراد ہے۔ کہ وہ کمالات نبوت کو پالیں گے۔

یہ تو قرآن کریم سے ہمیں معلوم ہوا۔ اب احادیث کی طرف دیکھتے ہیں۔ تو وہاں اس اعلےٰ سے اعلےٰ مرتبہ کا جو مومن کامل کو ملتا ہے۔ نام محدثیت تجویز فرمایا ہے۔

اس تحریر سے حسب ذیل تین نتیجے نکلتے ہیں

(۱) مومن کامل کو شہید اور صدیق کا درجہ ملتا ہے۔

(۲) اس درجۂ شہید و صدیق کو حدیث کی رو سے محدثیت کہا گیا ہے۔

(۳) یہ درجہ کمالات نبوت میں سے ایک کمال ہے۔ اسی لئے ابراہیم اور یوسف علیہما السلام کا نام صدیق اور شہید رکھا گیا۔ ان تینوں باتوں کے ملانے سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہر ایک نبی محدث بھی ہوتا ہے۔ کیونکہ وہ بلا شبہ شہید اور صدیق ہوتا ہے۔ بلکہ اس سے بڑھ کر وہ مرتبۂ عالیہ نبوت پر فائز ہوتا ہے۔ جس میں محدث کے تمام کمالات بالفعل موجود ہوتے ہیں۔

حضرت امام الزمان مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"وہ حقیقت جو انبیاء میں معجزہ کے نام سے موسوم ہوتی ہے۔ وہ اس (محدث) میں کرامت کے نام سے ظاہر ہوتی ہے۔ اور وہی حقیقت جو انبیاء میں عصمت کے نام سے نامزد کی جاتی ہے۔ اس میں محفوظیت کے نام سے پکاری جاتی ہے۔ اور وہی حقیقت جو انبیاء میں نبوت کے نام سے بولی جاتی ہے۔ اس میں محدثیت کے پیرایہ میں ظہور پکڑتی ہے۔ حقیقت ایک ہی ہے۔ لیکن بباعث شدت اور ضعف رنگ کے مختلف نام رکھے جاتے ہیں۔" (آئینہ کمالات اسلام صـ۲۳۸)

پس جب محدثیت اور نبوت کی حقیقت ایک ہے۔ صرف فرق یہ ہے کہ جب وہ حقیقت ضعیف ہو۔ تو اسے محدثیت کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ اور جب وہ اپنے اندر شدت رکھتی ہو۔ تو اسے نبوت کا نام دیا جاتا ہے۔ تو اس صورت میں کوئی عقل مند انسان اس بات سے انکار کرسکتا ہے کہ محدثیت کی حقیقت کاملہ نبی میں بالفعل موجود ہوتی ہے۔ پس جب وہ حقیقت اس میں پائی گئی۔ تو بلا ریب وہ محدث بھی ہوا۔

میں نہیں سمجھ سکتا۔ کہ اہل پیغام کیوں ایسی آسان بات نہیں سمجھ سکتے۔ ہاں سمجھتے ہیں۔ اور ضرور سمجھتے ہیں۔ مگر چونکہ اس بات کو تسلیم کرنے سے ان کے عقائد باطلہ کی دیوار بالکل ہی گرجاتی ہے۔ اس لئے وہ اس حقیقت کو قبول کرنے کے لئے تیار نہیں۔

خاکسار محمد صادق مولوی فاضل مبلغ سلسلہ

تین روپے ماہوار قسط پر بجلی لگوائیے

محمود الیکٹرک سٹور نے سہولت مہیا کردی

ان احباب کی سہولت کو مدنظر رکھتے ہوئے جو وائرنگ کا کل خرچ یکمشت ادا نہیں کرسکتے مندرجہ ذیل کامیاب سکیم تیار کی ہے۔ جس میں کثرت سے احباب شامل ہوچکے ہیں اور ہو رہے ہیں۔

دس دس اشخاص کی کمیٹیاں بنائی گئی ہیں۔ اور ہر ممبر کو دس ماہ تک تین روپے ماہوار قسط ادا کرنا ہوگا۔ ہر ماہ بذریعہ قرعہ اندازی نام نکالا جایا کرے گا۔ جن صاحب کے نام جس ماہ قرعہ نکلا۔ ان کے مکان میں اسی ماہ بجلی کی فٹنگ مکمل کردی جائے گی۔ وائرنگ کا خرچ اگر تیس روپے سے کم ہوا۔ تو ان کو باقی رقم واپس کردی جائے گی۔ اسی طرح دس ماہ تک کمیٹی کے ہر ممبر کے مکان میں الیکٹرک فٹنگ کا کام مکمل ہوجائیگا اس سکیم میں شامل ہونے والے دوست ۱۰ جولائی تک محمود الیکٹرک سٹور میں اطلاع دے دیں۔

باہر رہنے والے احباب بھی اس سکیم سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں

مینیجر محمود الیکٹرک سٹور قادیان پنجاب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور جماعتہائے احمدیہ کا اظہار اخلاص

فتنہ پرداز منافقین کی کمینہ اور مکروہ حرکات کے خلاف نفرت و حقارت کا اظہار

گورداسپور

۱۲ رجولائی جماعت ہائے احمدیہ گورداسپور و ملحقہ دیہات کا ایک اجلاس منعقد ہوا جس میں حسب ذیل ریزدلیوشن باتفاق آراء منظور ہوئے۔

جماعت ہائے احمدیہ گورداسپور و ملحقہ دیہات شیخ عبدالرحمن مصری کے اس ادّعا کو کہ اسے جماعت میں اثر و رسوخ حاصل ہے۔ ایک نہایت مکروہ جھوٹ خیال کرتی ہیں۔ جماعت احمدیہ کے افراد خدا کے فضل سے اپنے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ سے واہق کے ساتھ پورے خلوص اور عقیدت سے وابستہ ہیں اور حضور کے لئے اپنی جان و مال ہر وقت قربان کرنے کیلئے تیار ہیں۔ اور ان بد باطن منافقین کو جو محض نفسانی جوشوں کے ماتحت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور نظام سلسلہ کی مخالفت کیلئے کھڑے ہوئے ہیں۔ نہایت ذلیل اور کمینہ دشمن حق سمجھتے ہیں۔

۲۔ جماعت ہائے احمدیہ گورداسپور و ملحقہ دیہات نہایت اخلاص اور نیازمندی سے اپنے آپ کو اپنے پیارے امام حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور ہر قسم کی قربانی کے لئے پیش کرتی ہیں اور اس میں اپنی فلاح و بہبودی یقین کرتی ہیں۔

مرزا عبدالحق وکیل امیر جماعت احمدیہ گورداسپور و ملحقہ دیہات

دہلی

۳۰ رجون۔ جماعت احمدیہ دہلی کا ایک غیر معمولی اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں حسب ذیل قراردادیں باتفاق آراء پاس کی گئیں۔

جماعت احمدیہ دہلی۔ حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی ذات بابرکات سے اپنی سچی اطاعت فرمانبرداری اور عقیدت کا اظہار کرتی ہوئی حضور پُر نور کو اس امر کا یقین دلاتی ہے۔ کہ یہ جماعت زندگی کے آخری سانس تک حضور کی کامل اطاعت کرنا اپنی انتہائی سعادتمندی اور فلاح دارین کا موجب سمجھتی ہے اور خلافت کے وقار کے قیام کیلئے انشاء اللہ العزیز ہر قسم کی قربانی کرنے کے لئے تیار ہے۔

۲۔ یہ جماعت منافقین اور فتنہ پردازوں کے تمام اقوال و اعمال کو انتہائی نفرت اور حقارت سے دیکھتی ہے۔ اور انہیں واضح الفاظ میں پہلے بتلا دینا چاہتی ہے۔ کہ یہ جماعت خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ خلافت پر کامل ایمان رکھتی اور اپنی نجات خلافت سے وابستگی میں ہی یقین کرتی ہے۔ اس لئے اسے منافقین کے مکروہ اور کمینہ پروپیگنڈے کی ذرہ بھر بھی پروا نہیں۔ عبدالحمید سیکرٹری

شملہ

جماعت احمدیہ شملہ کا اجلاس

۳۰ رجون بوقت ۵ بجے شام منعقد ہوا۔ خاکسار نے ایک مختصر سی تقریر میں جماعت کو ان فتنوں سے آگاہ کیا۔ جو آج کل بعض منافقین نے پیدا کر رکھے ہیں۔ اور خلافت کے ساتھ وابستگی کی اہمیت کو واضح کیا۔ اس کے بعد مندرجہ ذیل قراردادیں باتفاق آراء پاس کی گئیں

۱۔ جماعت احمدیہ شملہ کا یہ اجلاس اس عقیدت اور اخلاص کو جو ہر فرد جماعت کو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ذات مبارک سے ہے حضور کی خدمت اقدس میں پیش کر کے اپنے دلی جذبات کا اظہار کرتا ہے نیز حضور کو یقین دلاتا ہے کہ خلافت کے اعزاز۔ سلسلہ کے وقار اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاندان کے ننگ و ناموس کی حفاظت کے لئے ہر قسم کی مالی اور جانی قربانی پیش کرنے کے لئے تیار ہے۔

۲۔ جماعت احمدیہ شملہ کا ہر فرد ان منافقین کے افعال و اقوال کو سخت نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔

۳۔ جماعت کا ہر فرد شیخ عبدالرحمن مصری کے اس خیال باطل کو کہ اسے جماعت میں کسی قسم کا اثر و رسوخ حاصل ہے بہت بڑی لاف خیال کرتا اور اسے نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے

خاکسار عبدالسلام امیر جماعت احمدیہ شملہ

لائل پور

۲ رجولائی۔ جماعت احمدیہ لائلپور نے ایک غیر معمولی اجلاس میں حسب ذیل قراردادیں منظور کیں۔

۱۔ جماعت احمدیہ لائل پور اپنے پیارے اور واجب الاطاعت امام حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ سے والہانہ عقیدت اور اخلاص کا اظہار کرتی ہے اور حضور کے وجود باجود کو اللہ تعالیٰ کی پیشگوئی کے ماتحت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک عظیم الشان نشان یقین کرتی ہے۔

نیز ہماری جماعت کا ہر فرد منافقین کی حرکات شنیعہ کو سخت حقارت اور نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ اور ان کے اخراج از جماعت کے متعلق اقدام پر حضور کا شکر گذار ہے۔ اور منافقین کے دعوے اثر و رسوخ کو پر پشہ کے برابر وقعت نہیں دیتا۔

قاضی محمد نذیر امیر جماعت احمدیہ لائلپور

کپورتھلہ

۲ رجولائی جماعت احمدیہ کپورتھلہ (شہر و مضافات) کا ایک غیر معمولی جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں حسب ذیل قراردادیں باتفاق منظور کی گئیں۔

۱۔ یہ اجلاس شیخ عبدالرحمن مصری وغیرہ منافقین کے شرانگیز رویہ کے خلاف سخت نفرت و ملامت کا اظہار کرتا ہے اور ان کے ادعاء اثر و رسوخ کو سراسر لغو اور باطل قرار دیتا ہے۔

۲۔ یہ اجلاس حضرت امیر المومنین سیدنا خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ سے اپنی انتہائی وفاداری اور جذبۂ عقیدت و اخلاص کا اعلان کرتا ہے۔ اور اسی میں اپنی فلاح دارین یقین جانتا ہے۔ اور خلافت کے وقار کی خاطر ہر قسم کی قربانی کیلئے آمادہ ہے۔ خاکسار محمد احمد ایڈووکیٹ

گوجرہ

۳۰ رجون بعد نماز مغرب جماعت احمدیہ گوجرہ کا ایک اجلاس منعقد ہوا جس میں پریذیڈنٹ صاحب جماعت احمدیہ گوجرہ نے جماعت سے خارج کردہ۔ منافقین کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مقدس تحریروں سے واضح کیا۔ کہ ایسے بلعم صفت لوگ ضرور اس مقدس سلسلہ سے علیحدہ کئے جائینگے۔ اس کے بعد حسب ذیل قراردادیں منظور کی گئیں

جماعت احمدیہ گوجرہ خارج عن الجماعت منافقین کی مکروہ حرکات کو نہایت ہی نفرت کی نگاہ سے دیکھتی ہے اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کو صدق دل سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مبارک الہامات کے مطابق خدا تعالیٰ کا قائم فرمودہ سچا خلیفہ سمجھتی ہے۔

۲۔ جماعت احمدیہ گوجرہ کو معلوم کر کے کہ شیخ مصری کو جماعت احمدیہ میں کسی قسم کا اثر و رسوخ حاصل ہونے کی غلط فہمی ہوئی ہے۔ سخت حیرت ہوئی ہے اور اس پر [illegible] نفرت [illegible] ہے۔ خاکسار غلام حسین سیکرٹری انجمن احمدیہ گوجرہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک بہت باموقعہ قطعہ زمین

سستے داموں پر فروخت ہوتا ہے

ایک قطعہ زمین ۱۶ کنال کا جو قادیان میں حضرت نواب محمد علی خانصاحب رئیس مالیر کوٹلہ کی کوٹھی کے جانب شمال بڑے شارع عام پر واقعہ ہے بہت باموقعہ ہے۔ اگر کوئی ایک ہی صاحب خریدیں۔ تو اس جگہ عمدہ شاندار کوٹھی بن سکتی ہے۔

صدر انجمن ایک فوری ضرورت کے ماتحت اس رقبہ کو سستے داموں پر یعنی ۱۶ کنال کی قیمت بحساب مالخہ ۲۵ روپے فی کنال کے مبلغ للعہ ۴۰۰ تک فروخت کرنے کو طیار ہے۔ رجسٹری یا انتقال کے اخراجات اس کے علاوہ ہوں گے۔ جو صاحب خریدنا چاہیں وہ فوراً اطلاع دیں۔

ملک مولا بخش ناظم جائیداد صدر انجمن احمدیہ قادیان

مکان کیلئے عمدہ زمین

دو کنال زمین محلہ دارالسعة قادیان میں عین آبادی کے اندر قابل فروخت ہے۔ نیز چار کنال زمین اسی جگہ قابل رہن بھی ہے۔ قیمت و شرائط رہن وغیرہ کے لئے پتہ ذیل پر خط و کتابت کریں۔

عبدالحکیم احمدی معرفت انجمن احمدیہ۔ منصوری

حب اٹھرا رجسٹرڈ

(دوائی اٹھرا)

اسقاطِ حمل کا مجرب علاج حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ کے شاگرد کی دکان سے

جن کے حمل گر جاتے ہیں۔ یا مردہ بچے پیدا ہوتے ہیں۔ پیدا ہو کر فوت ہو جاتے ہیں۔ اکثر ان بیماریوں کا شکار رہتے ہیں۔ سبز پیلے دست تپ پچپش درد پسلی یا نمونیہ ام الصبیان پرچھاواں یا سوکھا بدن پر پھوڑے پھنسی چھالے خون کے دھبے پڑنا۔ دیکھنے میں بچہ موٹا تازہ اور خوبصورت معلوم ہونا بیماری کے معمولی صدمہ سے جان دیدینا بعض کے ہاں اکثر لڑکیاں پیدا ہونا اور لڑکیوں کا زندہ رہنا لڑکے فوت ہو جانا اس مرض کو طبیب اٹھرا اور اسقاط حمل کہتے ہیں۔ اس موذی بیماری نے کروڑوں خاندان بے چراغ و تباہ کر دئے ہیں۔ جو ہمیشہ ننھے بچوں کے منہ دیکھنے کو ترستے رہے۔ اور اپنی قیمتی جائدادیں غیروں کے سپرد کر کے ہمیشہ کیلئے بے اولادی کا داغ لے گئے حکیم نظام جان اینڈ سنز شاگرد قبلہ مولوی نورالدین صاحب طبیب سرکار جموں و کشمیر نے آپ کے ارشاد سے ۱۹۰۱ء میں دواخانہ ہذا قائم کیا۔ اور اٹھرا کا مجرب علاج حب اٹھرا رجسٹرڈ کا اشتہار دیا۔ تاکہ خلق خدا فائدہ حاصل کرے اس کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت تندرست اور اٹھرا کے اثر سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ اٹھرا کے مریضوں کو حب اٹھرا رجسٹرڈ کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے قیمت فی تولہ عہ مکمل خوراک گیارہ تولہ یکدم منگوانے پر گیارہ روپے علاوہ محصولڈاک

المشتہر

حکیم نظام جان شاگرد حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت قادیان

باسمہٖ سبحانہٗ

قوت کی دوائیں گرمی کے موسم کیلئے بھی ہیں!

یہ خیال کہ مقوی غذائیں اور مقوی دوائیں جو فائدہ سردی کے موسم میں کرتی ہیں وہ گرم موسم میں نہیں کرتیں۔ ایک حد تک صحیح ہے۔ مگر کلیتہً صحیح نہیں۔ کیونکہ گرمی کے موسم کیلئے بھی ایسی دوائیں ہیں۔ جنہیں جسمانی قوتوں کی پرورش کیلئے اور جسمانی کمزوریوں کو دور کرنے کے لئے گرمی اور برسات کے موسم میں اسی قدر کامیابی کے ساتھ استعمال کیا جا سکتا ہے۔ جس قدر کہ موسم سرما میں ہماری مفرح یاقوتی ماءاللحم خاص خمیرہ ساحب روح الذہب نبیذ عنبی وغیرہ پہاڑی علاقوں اور سرد ملکوں میں مفرح یاقوتی کے استعمال کیلئے موسم کی کوئی قید نہیں۔ ہاں گرم موسم گرم آب و ہوا گرم مزاج اشخاص کیلئے یہ صرف سردیوں میں استعمال ہو سکتی ہے گرمی کے موسم میں قوت اور صحت کیلئے ہماری عنبرین اور خمیرہ زمردی ایک خاص اور ممتاز تحفہ ہے۔

شادی اور شادمانی کیلئے زندگی بخش جام عنبرین ایک نئی اور عجیب سائنٹیفک ایجاد

عنبرین کے اجزا بہت قیمتی ہیں۔ یہ طیور کے دماغ ان کے نخاع اپنیتین اور بیش قیمت اودیہ عنبر کیلسیم گلیسر وفاسفیٹ اور وٹیمین (جوہر حیاتین) کی سائنٹیفک روح ہے اعضائے رئیسہ وارواح کی قوت حفاظت اور قیام شباب اس کا اصلی کام ہے۔ آپ عنبرین کے استعمال سے گرم ملک میں رہکر بھی دماغ کی قوی جوانی کو قائم اور صحت کو بحال رکھ سکتے ہیں۔ یہ قلیل مقدار میں ایک چمچہ چائے کے برابر شربت کے طور پر دودھ میں ملائی ملا کر پی جاتی ہے گرمی کے موسم میں جو لوگ قوت انسانی کی ایسی دوا ڈھونڈھتے ہیں۔ جو قلب میں فرحت اور دماغ میں ٹھنڈک پہنچائے اور مقوی بھی ہو۔ یہ دوا ان کا مقصد خاطر خواہ طور پر پورا کرتی ہے۔ اور خاص طور پر انہیں کیلئے ہے۔ اس حیرت انگیز مقوی دوا میں صحت اور طاقت کا راز پنہاں ہے۔ جلدی ہی آپ میں زندہ دلی اور قوت انسانی پیدا ہو جائیگی **عنبرین** کے چند دن کے استعمال کے بعد ہی آپ خود کو نوجوان اور خوش و خرم محسوس کرنے لگیں گے۔ صنفی کمزوری انفلوائنزا ضعف دل عصبی کمزوری نکان دماغی ضعف سر کا بھاری رہنا نیند نہ آنا۔ لاغری گردہ ضعف وغیرہ کیلئے یہ اکسیر اعظم ہے نفیس لذیذ خوش ذائقہ اور قوت بخش ہے۔ دماغی کام کرنے والے اس دوا کو نہایت عزیز رکھتے ہیں۔ اس لئے کہ یہ تھکے ہوئے دماغ کو تر و تازہ کرتی ہے۔ اور دماغ کو ضعیف اور کمزور نہیں ہونے دیتی دماغ کے علاوہ دل کو بھی بہت قوت دیتی ہے۔ قیمت فی شیشی جو ایک ماہ کیلئے کفایت کرتی ہے۔ للعہ علاوہ محصولڈاک۔

خمیرہ زمردی اس زمردی عنبری جواہری خمیرے میں دل و دماغ جگر اور تمام اعضائے رئیسہ کی قوت کیلئے فرحت دینے والے میووں اور پھلوں کا عرق نکال کر اور اس کیسا تھ نفیس اور مناسب ادویہ کا جوہر کھینچکر تمام قیمتی جواہرات موتی عنبر یاقوت زمرد نیلم پکھراج فیروزہ مرجان یشب کافوری ورق نقرہ زہر مہرہ خطائی ورق طلا وغیرہ کی آمیزش کیگئی ہے۔ اور اسکا قوام مصری کی بجائے انگوروں کی کھانڈ سے بنایا گیا ہے اسکی ایک ہی خوراک گرمی کے اثر کو دور کر کے قلب اور دماغ میں ٹھنڈک فرحت اور قوت پیدا کرتی ہے۔ دماغ تر و تازہ رہتا قوت بڑھتی طبیعت شاداں دماغ قوی اور تمام اعضائے رئیسہ توانا رہتے ہیں دل کی دھڑکن کمزوری بےچینی گھبراہٹ تلق و اضطراب کم طاقتی کیلئے یہ دوا تاثیر کا طلسم ہے چنانچہ دل کا اچھلنا نبض کا زور سے چلنا۔ سینے کا جلنا اس سے موقوف ہو جاتا ہے۔ دل کے علاوہ امراض دماغی پر اسکا نہایت شاندار اثر ہوتا ہے چنانچہ سر کا چکرانا۔ دماغ کا بھاری رہنا دماغی توحش اور دیگر دماغی عوارض اسکے چند روزہ استعمال سے رفع ہو جاتے ہیں۔ ساتھ ہی معدہ و دیگر اعضائے اندرونی کو بھی اس سے خاص تقویت پہنچتی ہے۔ چنانچہ کثرت خون حیض نے کثرت عطش اور دیگر نسوانی عوارض میں بھی ایک نہایت ہی اعلےٰ درجہ کی مفید شے ہے جسکو دور حاضرہ کی تمام عالمگیر دماغی ذہنی قلبی تکالیف کیلئے ہم نہایت فخر کے ساتھ بطور تحفہ پیش کرتے ہیں۔ آپ گرم آب و ہوا اور گرم ملک میں رہکر بھی ہر قسم کی وبائی دماغی قلبی جسمانی امراض سے محفوظ رہ سکتے ہیں۔ خوراک ۲ ماشہ قیمت فی شیشی جس میں پانچ تولہ دوائی ہوتی ہے۔ تین روپے بارہ آنہ (عہ ۱۲)

دواخانہ مرہم عیسیٰ حکیم محمد حسین بیرون دہلی دروازہ لاہور سے طلب کریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

رنگون ۔۳ جولائی رنگون کے قریب چاولوں کے ایک کارخانہ میں آگ لگ گئی۔ جس کی وجہ سے تمام کارخانہ جل کر راکھ ہوگیا۔ نقصان کا اندازہ چار لاکھ روپیہ بیان کیا جاتا ہے۔

دھلی ۳ جولائی چہارشنبہ کی رات کو ایک مسجد کے سامنے باجہ بجانے کے سوال پر تنازعہ رونما ہوگیا۔ لیکن پولیس کی بروقت مداخلت نے حالات پر قابو پالیا۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ ہندوؤں کی ایک برات نے عین نماز کے وقت مسجد کے سامنے باجہ بجانے پر اصرار کیا۔ جس کے نتیجہ میں تنازعہ ہوگیا۔ جس میں خشت باری کی گئی۔ اور لاٹھیوں کا بھی استعمال کیا گیا۔ کئی آدمی مجروح ہوئے اطلاع ملنے پر پولیس فوراً موقع پر پہنچ گئی۔ اور امن قائم کردیا

پشاور ۳ جولائی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ حال میں صوات میں شورش برپا ہوگئی۔ جس کی وجہ سے والیٔ صوات کو مجبوراً سات ہزار اشخاص پر مشتمل ایک لشکر بھیجنا پڑا۔ شورش کی اصلی وجہ علاقہ ڈوبر کا صوات سے الحاق ہے۔

راولپنڈی ۳ جولائی۔ کابل سے آمدہ اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ حکومت افغانستان اپنی فضائی اور فوجی طاقتوں کو مضبوط کرنے کے لئے بے حد انہماک کا اظہار کررہی ہے۔ رائفلوں اور کارتوسوں کی ایک بہت بڑی مقدار فرانس انگلستان اور جرمنی سے افغانستان کو ارسال کی جاچکی ہے۔

لاہور ۳ جولائی ایک اعلان مظہر ہے۔ کہ یکم اپریل ۱۹۳۷ء سے ۳۰ جون ۱۹۳۷ء تک لاہور میں آتشزدگی کی ۵۳ وارداتیں ہوئیں۔ اور ان کی وجہ سے تقریباً ایک لاکھ روپیہ کا نقصان ہوا۔

استنبول۔ ۳ جولائی مصطفےٰ کمال پاشا نے آج اسکندرونہ کے باشندوں کے ایک وفد کو ملاقات کا موقع دیا اور اسے یقین دلایا کہ حکومت ترکی ان کی ہر ممکن امداد کرے گی۔

لاہور ۳ جولائی آج بعد دوپہر میکلوڈ روڈ پر سنسنی پھیل گئی۔ جب کہ ایک مسلمان نوجوان نے مسٹر ایم اے غنی بیرسٹر سابق ایم ایل اے پر قاتلانہ حملہ کردیا۔ حملہ آور انہیں ملنے کے بہانہ ان کی کوٹھی پر گیا۔ جب مسٹر غنی ملنے کے لئے باہر آئے تو اس نوجوان نے ان پر چاقو سے حملہ کردیا مسٹر غنی اس وقت بے ہوش ہوکر گر پڑے اور ملزم نے تانگہ پر سوار ہوکر بھاگنے کی کوشش کی۔ لیکن گرفتار کرلیا گیا۔

شیخوپورہ ۳ جولائی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ آج صبح پولیس کے دفتر کے باہر امیدواروں اور ان کے رشتہ داروں کا ایک ہجوم جمع ہوگیا۔ جب کہ پولیس افسروں کو سپاہیوں کی چھ اسامیوں کے لئے افراد کا انتخاب کرنا تھا۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ ان چھ اسامیوں کے لئے چار سو امیدواروں نے درخواستیں دیں۔ درخواست کنندگان میں سے بہت سے میٹرک اور ایف اے تھے

استنبول ۳ جولائی معلوم ہوا ہے کہ ڈیوک اور ڈچس آف ونڈسر اس ماہ کے آخر میں موسم گرما کو گزارنے کے لئے انگورہ تشریف لیجارہے ہیں۔ ڈیوک آف ونڈسر کے معتمد مسٹر روجر انتظامات کے لئے انگورہ پہنچ گئے ہیں۔

لنڈن ۳ جولائی کل صبح بریمبو کی کوئلے کی کان میں آگ لگ گئی۔ اور ایک سخت دھماکہ ہوا جس میں تیس آدمی ہلاک اور ۹ مجروح ہوئے۔ ایک دوسرا دھماکہ اس وقت ہوا۔ جب کہ کان کے انسپکٹر آگ پر قابو پانے کی کوشش میں مصروف تھے۔

شملہ ۳ جولائی ۳۰ جون اور یکم جولائی کی درمیانی شب برطانوی فوجوں پر چند فائر کئے گئے اور رزمک ناراک اور رضائی کے درمیان ٹیلیگراف کے تاروں کو بھی نقصان پہنچایا گیا باقی سب علاقہ میں امن رہا۔

حیفا ۳ جولائی فلسطین کمیشن کی رپورٹ ۸ جولائی کو شائع ہوگی۔ اس لئے تمام فلسطین میں اس پر بحث کا بازار گرم ہے۔ صفد کے ایک ہوٹل میں فلسطینی کمیشن کی رپورٹ پر بحث کرتے ہوئے چار عرب اور کچھ یہودی طلباء میں لڑائی ہوگئی۔ ایک یہودی نے ریوالور سے چار عرب طلباء پر فائر کئے جس کی وجہ سے وہ جاں بحق ہوگئے اس حادثہ سے شہر میں پھر حملوں کا سلسلہ شروع ہوگیا۔ اور عرب نوجوانوں نے انتقام کے طور پر آٹھ یہودیوں کو قتل کردیا۔ ایک یہودی ہوٹل کو آگ لگادی۔ پولیس نے بہت سے عربوں اور یہودیوں کو گرفتار کرلیا ہے۔

شملہ ۳ جولائی کل سوالات کے بعد وزراء کے سفر خرچ کا مطالبہ ۲۳۰۰۰ روپیہ پیش ہوا۔ جس کے متعلق سردار کرتار سنگھ نے تحریک تخفیف پیش کی جو ایوان نے مسترد کردی۔ لالہ دنی چند کانگرسی نے حکومت کی عام حکمت عملی پر بحث کرنے کے لئے عام زر مطالبہ میں تحریک تخفیف پیش کی۔ جس پر بحث ہوئی بحث کے آخر میں سر سکندر حیات خان نے مختلف سوالات کا جواب دیا اور پھر فرقہ وارکشیدگی کے واقعات پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا میں پوری ذمہ داری کے ساتھ اعلان کرتا ہوں کہ بعض امن دشمن ان فسادات کے محرک ہیں۔ جن کا مطلب موجودہ حکومت کو بدنام کرنا ہے۔ ان فسادات کو روکنے کے لئے ایڈیشنل پولیس رکھنی پڑے گی۔ میں پوچھتا ہوں کہ اس امدادی پولیس کے اخراجات کون پورے کرے گا۔ انہوں نے تمام پارٹیوں سے اپیل کی کہ وہ ان فسادات کا خاتمہ کرنے کے لئے حکومت سے تعاون کریں تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا۔ ہم یونینسٹ مادر وطن کی آزادی کے حصول کے لئے کسی دوسرے سے پیچھے نہیں۔ لیکن ہم اس کو آئینی طور پر حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ ہم ایسی آزادی حاصل کرنا نہیں چاہتے۔ جس نے ہسپانیہ اور دوسرے ملکوں کو خون انسانی سے گلگوں بنا دیا ہے ہاؤس نے لالہ دنی چند کی تحریک نامنظور کردی۔

لنڈن ۳ جولائی مجلس عدم مداخلت کے کل کے اجلاس کے نتیجہ میں یہ امر واضح ہے۔ کہ اگرچہ مذاکرات میں کوئی تعطل پیدا نہیں ہوا تاہم ایک طرف اٹلی۔ جرمنی پرتگال۔ اور دوسری طرف مجلس کے دوسرے چھ ارکان میں اختلاف اصول دراٰئے موجود ہے۔

واردھا ۳ جولائی کل پنڈت جواہر لال نہرو نے موجودہ آئینی تعطل اور عہدوں کی قبولیت کے موضوع پر گاندھی جی سے تین گھنٹے تک گفتگو کی۔ گفتگو کے متعلق سخت رازداری سے کام لیا جارہا ہے۔ لیکن یہ ضرور ہے۔ کہ گفتگو نہایت تفصیلی طور پر کی گئی ہے آج صبح پھر پنڈت جواہر لال نہرو مولانا ابوالکلام آزاد کی معیت میں گاندھی جی سے تبادلہ خیالات کرنے کے لئے ان کے پاس گئے۔ یہ گفتگو آج اور کل تک جاری رہے گی۔ اور یہ ورکنگ کمیٹی کے اجلاس کے لئے بطور پیش خیمہ ہوگی۔

امرتسر ۳ جولائی آج گیہوں حاضر ۳ روپے ۵ آنے نخود حاضر ۲ روپیہ ۶ آنے ۹ پائی کھانڈ دیسی ۷ روپیہ ۱۴ آنے سے ۷ روپے ۱۲ آنے تک سونا دیسی ۳۵ روپے ۵ آنے چاندی دیسی ۵۳ روپے ۴ آنے ململ ۳۴۷ (۲۰ گز) ۴ روپے ۱۰ آنے ۷ پائی لٹھا ۹۳۶ (۱۲ گز) ۱۴ روپے ۹ آنے ۹۷۲ چار روپے ۱ آنہ

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی